موضوع
تقلید
غیر مقلد مناظر
مولوی اللہ بخش صاحب
مناظر اہلسنت والجماعت
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
النعمان سوشل میڈیا سروسز
دفاع احناف لائبریری

مناظر اهل سنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

غیر مقلد مناظر

مولوی اللہ بخش

موضوع مناظرہ

تقلید

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

App Link
http://tinyurl.com/DifaEahnaf

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی۔

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ

الذین اصطفی. اما بعد.

اس وقت آپ کے سامنے مسئلہ تقلید پر بحث ہو رہی ہے۔ تقلید کا معنی ہوتا ہے تابعداری کرنا اور چونکہ تقلید ہم کرتے ہیں جیسا کہ مولوی صاحب نے فرمایا، یہ ہم بتائیں گے کہ ہم تقلید کس بات میں کرتے ہیں، اور تقلید کا مفہوم کیا ہے۔ ہمارے بتائے ہوئے اصول کا ہمارے مخالفین نے جواب دینا ہوگا۔ اپنی طرف سے تقلید کا کوئی نیا مفہوم بیان کر کے ہمارے ذمے لگانا یہ خلط مبحث ہوگا۔ ہم چونکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں یہ میرے ہاتھ میں امام ذہبی کی کتاب مناقب امام اعظم ابی حنیفہ ہے۔ سب سے پہلے ہم امام صاحبؒ سے پوچھتے ہیں کہ وہ ہمیں کیا بتاتے ہیں اور ہم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کس مسئلہ میں ان کی تقلید کرتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں مسئلہ کتاب اللہ سے لیتا ہوں۔[1]

(۱). روی الخطیب وابو عبداللہ الصیمری عن الحافظ یحیٰ بن الضریس قال شھدت سفیان الثوری واتاہ رجل لہ مقدار فی العلم والعبادۃ فقال لہ یا ابا عبداللہ ما تنقم علی ابی حنیفۃ ؟ قال وما لہ ؟ قال سمعتہ یقول قولا فیہ انصاف . اخذ بکتاب اللہ تعالیٰ فان لم اجد فی کتاب اللہ فبسنۃ رسولہ ﷺ فان لم اجد فی سنتہ ﷺ اخذت بقول اصحابہ من شئت منھم وادع من شئت منھم ولم اخرج عن قولھم الی قول غیرھم فاما اذا انتھیٰ الامر وجاء الی ابراھیم والشعبی وابن سیرین وحسن وعطاء وسعید بن المسیب ، وعدد رجالا ، فقوم اجتھدوا فاجتھد کما اجتھدوا . فسکت سفیان .

ترجمہ۔ خطیب بغدادی اور ابوعبداللہ صیمری نے حافظ یحییٰ بن ضریس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں سفیان ثوری کے پاس حاضر تھا کہ ایک ذی علم عبادت گذار شخص آیا اور سفیان ثوری سے عرض کیا ابوعبداللہ ابوحنیفہ کی کس بات پر آپ ناراض ہیں۔ انہوں نے فرمایا ان کی کیا بات ہے ان بزرگوں نے عرض کیا میں نے تو ان سے انصاف کی بات سنی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ پہلے میں کتاب اللہ کو لیتا ہوں اگر اس میں کوئی حکم نہیں ملتا تو رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو لیتا ہوں اگر اس میں بھی نہیں ملتا تو حضرات صحابہ کرام کے قول کو لیتا ہوں اگر وہ مختلف ہوں تو پھر جس کا قول چاہتا ہوں لے لیتا ہوں۔ البتہ ان کے اقوال سے باہر نہیں جاتا کہ ان کا قول چھوڑ کر کسی اور کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو فی سب سے پہلے امام اعظم کی تابعداری میں کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں۔
اگر وہاں سے مسئلہ نہ ملے تو میں سنت رسول اللہ ﷺ سے لیتا ہوں جس کے راوی ثقہ

قول اختیار کروں اور اگر ان کے اقوال بھی نہیں ملتے اور بات ابراھیم نخعی، شعبی، ابن سیرین حسن بصری، عطاء بن ابی رباح اور سعید بن مسیب وغیرھم تک پہنچتی ہے تو یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے خود اجتہاد کیا لہذا میں بھی ان کی طرح اجتہاد کرتا ہوں یحیٰ بن ضریس نے فرمایا کہ سفیان ثوریؒ یہ سن کر چپ ہو گئے۔

(عقود الجمان ص ۱۷۲)

اخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی، قالا، حدثنا عمر بن احمد حدثنا مکرم بن احمد حدثنا احمد بن عطیه حدثنا سعید بن منصور . واخبرنی التنوخی حدثنی ابی حدثنامحمد بن حمدان بن الصباح حدثنا احمد بن الصلت قال حدثنا سعید ابن منصور قال سمعت الفضیل بن عیاض یقول، کان ابو حنیفة رجلا فقیها معروفا بالفقه، مشهورا بالورع واسع المال معروفا بالافضال علی کل من یطیف به صبورا علی تعلیم العلم باا للیل والنهار حسن اللیل کثیر الصمت قلیل الکلام حتی ترد مسئلة فی حلال اوحرام فکان یحسن ان یدل علی الحق هاربا من مال السلطان هذا اخر حدیث مکرم وذاد ابن الصباح وکان اذا وردت علیه مسئلة فیها حدیث صحیح اتبعه وان کان عن الصحابة والتابعین والا قاس واحسن القیاس.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوں۔دوسرے نمبر پر حنفی امام اعظم ابوحنیفہؒ کی پیروی میں سنت نبوی پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

ترجمہ۔خبر دی مجھے ابوبشر وکیل نے اور ابوالفتح ضبی نے وہ دونوں فرماتے ہیں کہ خبر دی ہمیں عمر بن احمد نے وہ کہتے ہیں بیان کیا ہمیں مکرم بن احمد نے کہ بیان کیا ہمیں احمد بن عطیہ نے کہ بیان کیا ہمیں سعید بن منصور نے۔اور خبر دی مجھے تنوخی نے کہ بیان کیا مجھے میرے والد نے کہ بیان کیا ہمیں محمد بن حمدان بن صباح نے کہ بیان کیا ہمیں احمد بن صلت نے کہ بیان کیا ہمیں سعید بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض کو سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ ابوحنیفہؒ فقیہ آدمی تھے،معروف بالفقہ تھے،تقوے کے ساتھ مشہور تھے،کثیر مال والے تھے،جو ان کے پاس جاتا تھا اس پر فضل فرماتے تھے،ان کی بڑی شہرت تھی،دن رات علوم دینیہ کی تعلیم پر صبر کرنے والے تھے، اکثر خاموش رہتے،کم بولتے،البتہ جب کوئی مسئلہ حلال وحرام کا آجاتا تو بہت اچھی طرح سے حق پر دلائل قائم فرماتے،بادشاہوں سے دور بھاگتے تھے۔یہ عمدہ حکایت کا آخر ہے اور ابن صباح نے زیادتی کی ہے کہ جب آپ پر کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو اگر اس میں کوئی حدیث صحیح ہوتی تو اس پر عمل فرماتے،اگر منقول نہ ہوتا تو قیاس فرماتے اور آپ بہترین قیاس فرمانے والے تھے۔

(تاریخ بغداد ص ۳۳۹ ج ۱۳)

اخبرنا الصيمری اخبرنا عمر بن ابراهيم المقری حدثنا مكرم بن احمد حدثنا احمد بن محمد مغلس اخبرنا ابو غسان قال سمعت اسرائيل يقول كان نعم الرجل نعمان ما كان احفظه لكل حديث فيه فقه واشد فحصه عنه واعلمه بما فيه من الفقه وكان قد ضبط عن حماد فاحسن الضبط عنه فاكرمه الخلفاء والامراء والوزراء وكان اذا ناظره رجل فی شیء من الفقه همته نفسه ولقد كان مسعر يقول من

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا اگر وہاں سے بھی مسئلہ نہ ملے تو پھر میں صحابہ سے لیتا ہوں اگر اس مسئلہ میں صحابہ کا

جعل ابا حنیفة بینه وبین الله رجوت ان لا یخاف ولا یکون فرط فی الاحتیاط لنفسه.

ترجمہ۔خبر دی ہمیں صیمری نے کہ خبر دی عمر بن ابراھیم مقری نے کہ بیان کیا ہمیں مکرم بن احمد نے کہ بیان کیا ہمیں احمد بن محمد بن مغلس نے کہ خبر دی ہمیں ابوغسان نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسرائیل کو سنا وہ فرمارہے تھے کہ نعمانؒ بہترین آدمی ہے جس حدیث میں کوئی فقہی حکم ہوتا ہے اس کے وہ حافظ ہوتے اور اس کے اندر ان کا انداز اچھوتا تھا اور اس کے اندر جو فقہی حکم ہوتا وہ اس کو زیادہ جاننے والے تھے اور انہوں نے حماد سے علم سیکھا اور بہت اچھی طرح محفوظ کیا۔ پس خلفاء، وزراء، امراء نے آپ کا اکرام کیا۔ جب کوئی آدمی ان سے کسی فقہی مسئلہ میں مناظرہ کرتا تو اسے اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی۔ مسعر بن کدامؒ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے اور اللہ کے درمیان ابوحنیفہؒ کو کر دیا مجھے امید ہے کہ اسے کوئی خوف نہیں اور نہ ہی اس نے اپنے بارے میں کوئی کوتاہی کی۔

(تاریخ بغداد ص ۳۳۹ ج ۱۳)

وروی ابوالمؤید خوارزمی نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے کتاب وسنت کی دلیل کے بغیر کسی مسئلہ میں لب کشائی نہیں کی۔ (عقود الجمان ص ۱۷۵)

روی القاضی ابوعبدالله الصیمری عن الحسن بن صالح قال کان الامام ابوحنیفة شدید الفحص عن الناسخ من الحدیث والمنسوخ فیعمل به اذا ثبت عنده عن النبی ﷺ وکان عارفا بحدیث اهل الکوفة شدید الاتباع لما کان علیه الناس ببلده وکان حافظا لفعل رسول الله ﷺ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بھی اختلاف ہوتو جس طرف خلفائے راشدین ہوں تو پیغمبر ﷺ نے فرمایا

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین.

(۱)

میں اس مسئلہ کو لیتا ہوں جس پر خلفائے راشدین ہوں۔

الاخیر الذی قبض علیہ مما وصل الی اھل بلدہ.

ترجمہ۔ صیمری نے حسن بن صالح سے روایت کی کہ امام ابوحنیفہؒ ناسخ منسوخ احادیث کی تلاش بہت زیادہ کرتے تھے تاکہ جب نبی اقدس ﷺ سے اس کا ثبوت ہوجائے تو عمل کریں اہل کوفہ کی احادیث کے حافظ اوران کے پکے متبع تھے نیز کوفہ میں جواحادیث پہنچی تھیں ان میں رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کے بھی متبع تھے۔

(عقود الجمان ص ۱۷۶)

بندہ محمود بن اشرف عرض کرتا ہے کہ امام صاحب کا یہ اصول کہ آپ ﷺ کا آخری عمل لیا جائے گا یہ ایسا اصول ہے کہ امام بخاریؒ بھی اس اصول میں امام صاحب کی اتباع پر مجبور ہوئے۔ چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں انما یؤخذ بالاٰخر فالاخر من فعل النبی ﷺ کہ نبی اقدس ﷺ کے آخری سے آخری فعل مبارک کو لیا جائے گا۔ (بخاری ص ۹۶ ج ۱)

(۱).. حدثنا عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا عبداللہ بن علاء یعنی ابن زبر حدثنی یحی بن ابی المطاع قال سمعت العرباض بن ساریۃ یقول قام فینا رسول اللہ ﷺ ذات یوم فوعظنا موعظۃ بلیغۃ وجلت منھا القلوب وزرفت منھا العیون فقیل یا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اگر وہاں بھی مسئلہ نہ ملے تو پھر میں اجتہاد کرتا ہوں اور نئے مسائل کا حل تلاش کرتا ہوں۔

یہ ہے ہماری تقلید اور اس کی تعریف۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۰۷ ج ۱ پر ساری اصول کی کتابوں کی تعریفیں نقل کر کے آخر میں یہی فرما رہے ہیں کہ ان تمام تعریفات کا مفہوم مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یوں ادا کر دیا ہے کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا دے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔

رسول اللہ ﷺ وعظت موعظة مودع فاعهد الينا بعهد فقال عليكم بتقوا الله والسمع والطاعة وان عبدا حبشيا وسترون من بعدى اختلافاً شديدا فعليكم بسنتى وسنت الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ واياكم والامور المحدثات فان كل بدعة ضلالة.

ترجمہ۔ بیان کیا ہمیں عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان دمشقی نے کہ بیان کیا ہمیں ولید بن مسلم نے کہ بیان کیا ہمیں عبداللہ بن علاء یعنی ابن زبر نے کہ بیان کیا مجھے یحیٰ بن ابی المطاع نے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرباض بن ساریہ کو سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ ایک دن نبی اقدس ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے بہت مؤثر وعظ کیا جس سے ہمارے دل نرم ہو گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں، پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بہت نصیحت آموز وعظ فرمایا ہے، پس آپ ہم سے عہد لیں، پس آپ ﷺ نے فرمایا تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے اور سننا ہے اور اطاعت اگر چہ عبد حبشی ہو اور تم دیکھو گے میرے بعد اختلاف شدید پس تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے اور اس کو دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لو اور بدعت سے بچو اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(ابن ماجہ ص ۵، ترمذی ص ۹۶ ج ۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو پتا چلا کہ جس مسئلہ پر مقلد عامل ہوتا ہے وہ مسئلہ بے دلیل نہیں ہوتا، بلکہ مجتہد کے پاس اس کی دلیل ہوتی ہے۔ صرف یہ ہے کہ مقلد دلیل کا مطالبہ نہیں کرتا اب بات سمجھنے کی کوشش کریں کہ جتنے لوگ نمازیں پڑھتے ہیں، حج کرتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، اب اختلاف اس میں ہے کہ ہر ہر نمازی کے ذمے دلیل جاننا فرض ہے یا نہیں؟ تقلید اس کو کہتے ہیں کہ مسئلہ کسی پر اعتماد کر کے عمل کر لینا اور دلیل کا جاننا فرض نہ سمجھنا۔

اور ہمارے جو دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے ہر ہر آدمی کے لئے ہر ہر مسئلہ کی دلیل جاننا انتہائی ضروری ہے، کیونکہ اگر وہ بغیر دلیل کے جانے عمل کرتا ہے تو یہ تقلید ہے۔ فتاویٰ ثنائیہ میں مولانا ثناء اللہ نے لکھا ہے کہ شرک ہے۔ اس لئے ہمارا دوست کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے دل سے یہ بات پوچھے کہ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک تمام مسائل کے دلائل یاد ہیں یا نہیں؟ اگر اس کو سارے دلائل یاد ہیں تو اس کی ساری نمازیں قبول ہیں، اس کے عقیدے کے مطابق، اور اگر سارے دلائل یاد نہیں ہیں تو ان کی ساری کی ساری نمازیں ضائع ہیں۔

اس کے بالمقابل ہم یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ جاننا ضروری ہے، دلیل جاننا ضروری نہیں۔ جیسا کہ حضرت نے فرمایا۔ اب میں نے تقلید کی تعریف کر دی، اب میں اس پر کتاب اللہ سے دلیل دیتا ہوں۔

خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنی اتباع کا بھی حکم دیا،

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم.

اور اللہ کی اتباع کا حکم یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جو حکم دیں بلا مطالبہ دلیل اس کو تسلیم کر لیا جائے۔ اسی طرح اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی تقلید کا بھی حکم دیا،

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی.

یہاں بھی یہی حکم ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا حکم سنتے ہی بلا مطالبہ دلیل اس پر عمل کر لیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جائے اور یہی سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔اسی قرآن پاک میں ہے،

واتبع سبیل من اناب الی.

اور اناب کا جو لفظ خدا کی طرف رجوع کرنے والا، تمام مسلمان یہ جانتے ہیں کہ صرف نبی ہی منیب نہیں ہوتا، بلکہ ان کے امتی بھی منیب ہوتے ہیں۔اور وہ امتی منیب ہو اور صاحب سبیل بھی ہو اس کا پورا مذہب بھی مدون ہو، تو واتبع تقلید کرائے مسلمان اس شخص کے مذہب کی جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔اب دیکھئے یہاں مَن کا لفظ آرہا ہے، کسی ایک آدمی کی بھی تقلید کر لی جائے تو یہ تقلید شخصی ہے۔کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں کہیں بھی یہ موجود نہیں ہے کہ کسی ایک کی تقلید کرنا حرام اور شرک ہے۔

اسی طرح حدیث پاک میں آتا ہے،

علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین المھدیین.[1]۔

اور خلفاء راشدینؓ نے ہر موقع پر یہ اعلان فرمایا[2] حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان دارمی شریف میں موجود ہے، میں پہلے مسئلہ کتاب اللہ سے لوں گا، اگر نہ ملے سنت رسول اللہ سے لوں گا، اگر وہاں بھی نہ ملے اجتھد برائی میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔

---

(۱)۔یہ حدیث بمع ترجمہ کے پہلے حاشیہ میں مذکور ہو چکی ہے۔

(۲). ان ابابکر رضی اللہ عنہ اذا انزلت به قضية فلم يجد في كتاب الله منها اصلا ولافي السنة اثرا فاجتهد برأيه ثم قال هذا رأيي فان يكن صوابا فمن الله وان يكن خطاء فمني واستغفر الله .

(طبقات ابن سعد ص ۱۳۶ ج ۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت صدیق اکبر ؓ کے زمانے میں ایک بھی شخص تقلید کا منکر نہیں تھا، اور کوئی آدمی ایک منکر تقلید کا نام بیان نہیں کر سکتا۔ صدیق اکبر ؓ کے دور میں ان کی تقلید ہوتی تھی، جب ان کے بعد حضرت فاروق اعظم ؓ تشریف لائے انہوں نے قاضی شریح کو خط لکھا اس میں یہی منشور بیان فرمایا کہ سب سے پہلے میں کتاب اللہ سے مسئلہ لوں گا، پھر سنت سے، پھر اس کے بعد اجتہاد کروں گا۔ اور فاروق اعظم ؓ کے دور میں ایک بھی شخص منکر تقلید نہیں تھا جو یہ کہتا ہو کہ میرے دو ہاتھ ہیں، ایک میں قرآن ہے، ایک میں حدیث ہے، میں اجتہاد نہیں مانتا۔

اسی طرح حضرت عثمان ؓ، حضرت علی ؓ کے ارشادات موجود ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ، حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ، عبداللہ بن مسعود ؓ کی روایت نسائی شریف کتاب القضاء میں موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے بعد کے خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں ایک ایک کی تقلید ہوتی رہی، حضرت صدیق اکبر ؓ نے اعلان فرمایا کہ میں اجتہاد کروں گا تو کسی ایک آدمی نے اٹھ کر نہیں کہا کہ آپ اکیلے کی بات نہیں مانی جائے گی، یہ کفر ہے، یہ شرک ہے۔ اسی طرح حضرت فاروق اعظم ؓ۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ کتاب اللہ میں اللہ نے فرمایا واتبع سبیل من اناب الی تقلید کر اس شخص کی جو میری طرف رجوع کرنے والا ہے، حدیث پاک میں اس کی وضاحت یہ آ گئی کہ ایک وقت میں صدیق اکبر ؓ کی تقلید شخصی ہوتی رہی، دوسرے وقت میں حضرت فاروق اعظم ؓ کی تقلید شخصی ہوتی رہی، تیسرے وقت میں حضرت عثمان ؓ کی تقلید شخصی ہوتی رہی، چوتھے وقت میں حضرت علی ؓ کی تقلید شخصی ہوتی رہی۔ حضرت عمر ؓ نے عبداللہ بن مسعود ؓ کو کوفہ بھیجا، تذکرۃ الحفاظ میں موجود ہے کہ انہوں نے فرمایا میں چاہتا تھا کہ ان کو اپنے پاس رکھوں، لیکن میں اس لئے بھیج رہا ہوں تا کہ تم ان کی فقہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ (1)۔ کوفے میں

(1)۔ حارثہ بن مضطرب کہتے ہیں ہمیں عمر ؓ کا ایک مکتوب پڑھ کر سنایا گیا جس میں تحریر تھا میں نے عمار بن یاسر ؓ کو تم پر گورنر اور عبداللہ بن مسعود ؓ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے یہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی تقلید شخصی ہوتی رہی، بصرہ میں حضرت حسن بصریؒ کی تقلید شخصی ہوتی رہی۔ شاہ ولی اللہؒ الانصاف میں فرماتے ہیں کہ جب صحابہ شہروں میں متفرق ہو گئے، تو جو صحابی جس شہر میں پہنچا وہ اس شہر والوں کا امام قرار پایا، وہ ان کی طرف مائل ہوتے رہے۔ صحابہ کے فتاویٰ آج ہمارے سامنے ہیں، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگرد عبدالرزاق کی کتاب ۱۱ جلدوں پر چھپی ہوئی ہے، جس میں سترہ ہزار سے زیادہ صحابہ اور تابعین کے فیصلے موجود ہیں۔ نہ تو صحابی یا تابعی فتویٰ دینے والے نے آیت یا حدیث بیان کی نہ فتویٰ لینے والے نے آیت یا حدیث کا مطالبہ کیا، اسی کو تقلید کہا جاتا ہے اور صرف ایک حدیث کی کتاب مصنف عبدالرزاق میں سترہ ہزار تقلید کے دلائل موجود ہیں۔

اس لئے امام غزالی المستصفیٰ میں، علامہ عامدی احکام میں، شاہ ولی اللہؒ عقد الجید میں، فرماتے ہیں کہ تقلید اسلام میں پہلے دن سے متواتر ہے، کیونکہ فتویٰ لینے اور دینے کا ایک دن بھی انکار نہیں کیا گیا اور نہ مفتی کو اس کا پابند کیا گیا کہ وہ عامی آدمی کو فتویٰ دیتے ہوئے دلائل کا ذکر کرے، نہ مستفتی (فتویٰ لینے والے) کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ جب تک فتویٰ دینے والا آیت یا حدیث بیان نہ کرے اس وقت تک فتویٰ کو قبول نہ کرو۔ تو بہر حال تقلید کا انکار تواتر کا انکار ہے، تو میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی آیت تلاوت کی، اب دوسری آیت پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

دونوں آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر اور بدری صحابی ہیں۔ ان سے علم سیکھو اور ان کی اقتداء کرو اور میں نے عبداللہ بن مسعود ؓ کو بھیج کر تمہیں اپنے آپ پر ترجیح دی ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۳۶ ج ۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یـاایهـا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی

الامر منکم.

مولوی اللہ بخش۔

معزز سامعین .آپ نے مولانا سے اس بات کو سن لیا کہ انہوں نے جو آیتیں پڑھیں ان میں اللہ تعالیٰ کی اتباع کا حکم ہے۔اب انہوں نے ثابت کرنی تھی تقلید شخصی ، نہ کہ تقلید نبوی یہ یا تو مطلق تقلید ثابت کر رہے ہیں یا تقلید نبوی۔ دونوں موضوع میں داخل نہیں ہیں، اور مولانا نے کہا کہ منصوص مسائل میں تقلید نہیں اور صحابہ کرام تقلید کرتے تھے۔آنحضرت ﷺ کی تقلید ہوتی تھی۔ مولانا آیت اتبعوا ماانزل نص ہے،حدیث نص ہے۔منصوص کا ماننا تقلید ہے ہی نہیں۔انہوں نے اپنے خلاف دلائل پیش کئے ان آیتوں میں منصوص مسائل کا حکم ہے۔اسی میں ہے کہ جو چیز اتاری گئی جو اللہ کی طرف سے اتاری گئی وہ منصوص نہیں تو کیا۔اب اسی کو تقلید پر لانا یہ کیسی جرأت ہے۔ میں اشارہ کرتا ہوں کہ کیا یہ اللہ رسول سے خیانت نہیں تو کیا ہے؟ انہوں نے خود کہا کہ منصوص مسائل میں تقلید نہیں ہے اب منصوص مسائل کی آیتوں سے تقلید ثابت کر رہے ہیں یہ کیسی بات ہے۔

میں تقلید کی تعریف میں آپ کی اصول کی کتاب پیش کرتا ہوں یہ فواتح الرحموت ہے مسلم الثبوت کی شرح ہے،اس میں لکھا ہے

التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجة .

رسول ﷺ کے سوا کسی کی بات کو بلا دلیل ماننا یہ تقلید ہے،آگے لکھتے ہیں کاخذ العامی من المجتھد آگے ہے

والرجوع الی النبی ﷺ واصحابه او الی الاجماع

لیس بتقلید.

یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی طرف رجوع،صحابہ کی طرف رجوع،اجماع کی طرف

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رجوع، یہ تقلید نہیں ہے۔ فانہ رجوع الی الدلیل اس لئے کہ قرآن اور حدیث اور صحابہ کا فرمان یہ دلیل ہے۔ جن مناظر صاحب کو ابھی تک تقلید کا معنیٰ ہی نہیں پتا کہ میں نے کون سی تقلید ثابت کرنی ہے وہ ان آیتوں سے تقلید ثابت کرتا ہے؟ یہ احناف کے اصول فقہ کی کتاب ہے شارح اس کے بحر العلوم ہیں فواتح الرحموت اسی کا نام ہے، اس میں ہے العمل بقول الغیر من غیر حجۃ ان کو تو حق نہیں بنتا کہ قرآن سے تقلید ثابت کریں، اس لئے کہ منصوص مسائل میں تقلید نہیں ہے اور، ان کے صدر صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ منصوص مسائل میں تقلید نہیں ہے، یہ کسی حدیث میں بھی تقلید ثابت نہیں کر سکتے اس لئے کہ حدیث نص ہے۔ اور نص سے تقلید کس طرح ثابت ہوگی ان کے صدر صاحب نے کہا تھا کہ منصوص مسائل میں تقلید نہیں ہے، جب انہوں نے مان لیا کہ منصوص مسائل میں تقلید نہیں ہے تو منصوص مسائل تو زیادہ ہیں تو انہوں نے مان لیا کہ آدھے سے زیادہ تو یہ غیر مقلد ہیں۔ اب یہ ہمیں طعن نہیں کر سکتے کہ یہ غیر مقلد ہیں یہ خود غیر مقلد ہیں۔ مان لیا کہ تقلید منصوص مسائل میں نہیں ہے، منصوص مسائل میں یہ غیر مقلد ہیں، قرآن وسنت کو مانتے ہیں۔ اب جو منصوص مسائل نہیں ہیں ان میں اجتہاد کی طرف جانا ہوگا۔

مولوی صاحب نے ایک دلیل بھی پیش نہیں کی۔ تقلید شخصی اگر ثابت نہ کر سکے تو شکست ماننی پڑے گی۔ آگے مجھے حق ہے کہ میں نے جو تقلید کی تعریف کی کہ العمل بقول الغیر من غیر حجۃ اس کو ماننا ان پر لازم ہے ہم پر ماننا لازم نہیں ہے۔ ان کو ماننا لازم ہے اس لئے کہ یہ ان کی کتاب کی شرح ہے۔ مالک فرماتے ہیں کہ جو میرا نبی تمہیں دے وہ لے لو، اور جس سے روک دے اس سے رک جاؤ۔ اگر تقلید کسی کی جائز ہوتی تو اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ما اتکم الرسول و احد من الائمۃ الاربعۃ یا اللہ فرماتے ما اتکم الرسول و ما اتکم الامام ابو حنیفۃ یہ نہیں تقلید کا ثبوت۔ اللہ فرماتے ہیں،

ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔

جو چیز میرے مصطفے ﷺ نے دی، وہ لو۔ جس سے میرے مصطفے ﷺ نے روکا، اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے رک جاؤ۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ آپ ﷺ کے سامنے تورات کا حصہ لاتے ہیں آپ ﷺ خاموشی اختیار فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ پڑھنے لگ جاتے ہیں نبی ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگتا ہے، حضرت صدیقؓ فرماتے ہیں اے عمرؓ تیری ماں تجھ کو گم پائے، رسول اللہ ﷺ کی چہرے کی طرف نہیں دیکھتے؟ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں سن لو موسیٰ علیہ السلام پر اتری ہوئی کتاب کا نسخہ پڑھتے ہو، **لو کان موسیٰ حیا** اگر موسیٰ علیہ السلام جیسی شخصیت زندہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ کی امتی ہوتی۔ موسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے امتی ہوتے، اور فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم ان کی اتباع کرتے، **وترکتمونی** اور تم مجھ کو چھوڑ دیتے **لضللتم عن سواء السبیل** تم گمراہ ہو جاتے۔ اور فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے، موسیٰ علیہ السلام کی اتباع جائز نہ ہوتی۔

اگر امام ابو حنیفہؒ جیسی کروڑ شخصیتیں بھی ہوں تو موسیٰ علیہ السلام پر قربان کر دی جائیں۔ قرآن کہتا ہے کہ،

ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا.

اگر مناظرہ جاری رہا تو میں ان شاء اللہ ثابت کروں گا قرآن کی متعدد آیات سے کہ کس کی اتباع جائز ہے۔ اگر تقلید جائز ہوتی اور سنت ہوتی میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ یہ سنت کی تعریف کریں کہ یہ سنت قولی ہے یا فعلی؟ اگر سنت فعلی ہے تو یہ ثابت کریں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کس کے مقلد تھے؟ اور اگر فعلی ہے تو یہ ثابت کریں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کس کے مقلد تھے اور اگر فعلی ہے تو آپ کو مقلد بنانا پڑیگا۔ اور اگر قولی ثابت کرو گے تو آپ ﷺ کا ارشاد سنانا پڑے گا کہ آپ نے فرمایا ہو کہ اے میرے امتیو میرے امتیوں میں سے چند لوگ پیدا ہوں گے ان کی تقلید کرنا۔ یہ تمہیں منصوص کا ہی حکم دکھانا ہوگا۔ اگر صریح حکم نہیں دکھائیں گے تو تقلید ثابت نہیں ہوگی۔ اور دلیل سنئے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ.

صدر مناظر احناف۔

میں حاجی صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ اگر ایک مناظر خلط مبحث کرے گا تو دوسرا صدر مناظر اس کے صدر مناظر کو روکے گا، میں صدر ہونے کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ آپ کا مناظر پہلی تقریر میں موضوع سے نکل گیا، مین نے اپنے مناظر (حضرت اوکاڑویؒ) کو پابند کیا تھا کہ تقلید پر دلیل پیش کرنی ہے کہ کس کی ہے کس کی نہیں ہے۔ اب اس نے یہ کہا کہ یہ تو نہیں کہا گیا کہ ابوحنیفہؒ کی تقلید کرو۔ یہ خلط مبحث ہے مناظر کو تحمل کے ساتھ اس کی پابندی کرنی چاہئے۔ کہ جتنے بھی دلائل پیش کرتے اس پر پیش کرتے کہ تقلید نہیں ہے۔ لیکن اس طرح کا عنوان اختیار کرنا احد من الاربعة یا ابو حنیفة اس کو کہتے ہیں تشھید عوام یہ وہی کرتا ہے کہ جس کے پلے دلیل کوئی نہ ہو۔

دوسرا یہ کہ شروع سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ یہ موضوع کی پابندی کریں گے اور الفاظ صحیح استعمال کریں گے ورنہ شکست ہوگی۔ اب آپ کے مناظر کا یہ طریقہ اختیار کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مناظر سمجھ رہا ہے کہ اس کے پلے کچھ نہیں ہے۔ میں اپنے مناظر کو کہتا ہوں کہ وہ موضوع کی پابندی کرے، آپ بھی کہیں کہ موضوع کی پابندی کرے۔ اگر موضوع سے نکلا تو آپ درمیان میں روک کراسے ٹوکیں گے، جب موضوع طے ہوگیا تھا کہ مسائل غیر منصوصہ میں تقلید ہے یہ جتنی آیتیں پڑھی ہیں یہ ساری منصوصہ والی ہیں۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ مسائل منصوصہ کے بارے میں ہے، ایک دلیل بھی (غیر مقلد مناظر) مسائل غیر منصوصہ کے بارے میں پیش نہیں کرسکا۔ اب میرا مناظر تقریر شروع کرتا ہے۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی۔

الحمد للہ و کفیٰ والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. اما بعد.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میرے دوستو اور بزرگو میں نے پہلے ہی یہ بات واضح کر دی تھی کہ ہم سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کی تقلید کس بات میں کرتے ہیں۔ مولانا اللہ بخش صاحب نے اسی کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ کوئی علمی باتیں نہیں تھیں۔ ایک تو بہت بڑی بات انہوں نے یہ فرمائی کہ کیونکہ یہ قرآن وحدیث کو مانتے ہیں، اس لئے آدھے تو یہ بھی غیر مقلد ہو گئے، وہ مولانا کا ایسا ہی دھوکہ ہے جیسے کوئی منکر حدیث آپ سے کہے کہ کیونکہ آپ قرآن کو مانتے ہیں اس لئے آپ آدھے منکر حدیث بن گئے ہیں۔

تو یہ علمی باتیں نہیں ہیں آپ کوئی علمی بات کریں۔ اسی طرح مولانا نے یہ فرمایا کہ میں (امین) نے اپنے صدر کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کر دیا۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں نے امام صاحب سے جو بیان کیا اس میں یہی ہے کہ جو باتیں ترتیب سے چلتی ہیں اور امام صاحب کے اجتہادات کو ہم مانتے ہیں، مولانا نے میرے کسی حوالے کو غلط ثابت نہیں کیا، لیکن میری پہلی شکایت مولانا اللہ بخش صاحب سے یہ ہے کہ انہوں نے فواتح الرحموت کا حوالہ پیش کرنے میں وہی کردار ادا کیا جو **لاتقربوا الصلوۃ** والے ادا کرتے ہیں۔[1] مولانا سے میں یہ عرض کروں گا کہ وہ پورا حوالہ پڑھ کر اس کا ترجمہ کریں۔ انہوں نے پہلے آدھی سطر پڑھی اور آدھی چھوڑ دی، ٹیپ سامنے موجود

(۱)۔ مطلب ہے کہ آدھی پڑھنا اور آدھی نہ پڑھنا، کوئی آدمی تھا وہ کہتا تھا کہ قرآن میں **کلوا واشربوا** ہے اسے کسی نے کہا کہ آگے ہے **ولا تسرفوا** تو اس نے کہا کہ سارے قرآن پر تیرا باپ عمل کرے گا۔ اسی طرح ایک آدمی کہنے لگا قرآن کہتا ہے کہ نماز نہ پڑھو کیونکہ قرآن میں آیا ہے **لاتقربوا الصلوۃ** تو کسی نے کہا آگے پڑھو **وانتم سکاری** تو کہنے لگا سارے قرآن پر تیرا باپ عمل کرے گا۔ تو یہ لطیفہ اس وقت بتایا جاتا ہے جب کوئی آدھی آیت پڑھے آدھی چھوڑ دے اور اس آدھی کو چھوڑنے کی وجہ سے مطلب تبدیل ہو جائے۔ آدھی حدیث پڑھے آدھی چھوڑ دے، آدھا حوالہ پڑھے آدھا چھوڑ دے، اس وقت **لاتقربوا الصلوۃ** والی مثال دی جاتی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ [1]۔ جس میں اربع کا لفظ موجود ہے۔

انہوں نے تقلید کے دو معنی لکھے ہیں، ایک وہ جس میں ان چار دلائل میں سے کوئی دلیل موجود نہ ہو، یہ تقلید مجتہد کی تقلید نہیں اور بحث مجتہد کی تقلید پر ہے۔ اصولیین اس پر ہیں۔ میں حیران ہوں کہ نہ صدر صاحب نے اپنے مناظر کو روکا کہ آپ نے پہلا حوالہ پیش کیا اور وہ بھی غلط پیش کیا اور خیانت کی اور قطع برید سے کام لیا۔ جبکہ الحمدللہ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ یہ پورے مناظرے میں ایک بھی میرا حوالہ غلط ثابت نہیں کر سکے گا۔ مجھے یہ پتا تھا کہ مولوی اللہ بخش صاحب نے یہی بات کہنی ہے مجھے پتا تھا کہ فواتح الرحموت میں جو لکھا ہے اسے وہ سمجھ ہی نہیں آیا۔ اس لئے میں نے مولانا ثناء اللہ امرتسری سے اردو میں بتا دیا تھا کہ کم از کم مولانا ثناء اللہ سے ہی یہ تعریف یاد کر لیتے۔

اس کے بعد مولانا نے میری تائید کر دی میں نے **و اتبع سبیل من اناب الی** پڑھی تھی، اور اس سے تقلید ثابت کی تھی۔ انہوں نے **اتبعوا ما انزل الیکم** پڑھ کر میری تائید کر دی

(۱)۔ ہم مسلم الثبوت کی مکمل عبارت نقل کر دیتے ہیں تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ مولوی اللہ بخش نے کون سی عبارت چھوڑ کر یہود کے طریقے پر چلے ہیں۔

(فصل التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجة) متعلق بالعمل والمراد بالحجة حجة من الحجج الاربع والا فقول المجتهد دلیله وحجته (کاخذ العامی) من العامی (و) اخذ (المجتهد من مثله فالرجوع الی النبی علیه واله واصحابه الصلاة والسلام او الی الاجماع لیس منه) فانه رجوع الی الدلیل (وکذا) رجوع (العامی الی المفتی والقاضی الی العدول) لیس هذا الرجوع نفسه تقلیدا وان کان العمل بما اخذوا بعده تقلیدا.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہ اتباع کا معنی تقلید ہے۔ تو اتبع سبیل من اناب الی میں انہوں نے اتباع کا معنی تقلید تسلیم کر لیا ہے، اگر ان کو ایک آدھ مناظر ایسا اور مل جائے تو مجھے ان شاءاللہ آنے جانے کی ضرورت نہیں رہے گی جو میری باتوں کو خود ہی تسلیم کرتے چلے جائیں۔

اس کے بعد مولانا نے جو حدیث پڑھی ہے لو کان موسی حیا اس کی سند پیش کریں۔ اس کی صحیح سند نہیں ہے، اور نہ یہ صحاح ستہ کی کسی کتاب میں موجود ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کو موضوع سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔ [1] مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ کوئی ایسی آیت پڑھو کہ جس میں امتی کے بارے میں ہو کہ اس کی تقلید کرنا۔ میں نے پہلے حدیث پڑھی حضور ﷺ نے فرمایا،

(۱)۔ یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو بھی اس کا موضوع سے تعلق نہیں ہے۔ اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ان کی شریعت کی اتباع مراد ہے اور ہم جو سیدنا امام اعظمؒ کی اتباع کرتے ہیں امام صاحب کی اپنی شریعت نہیں ہے بلکہ شریعت رسول اللہ ﷺ کی ہی ہے امام صاحب نے شریعت محمدیہ کو مدون فرمایا ہے اور اس کی تشریح کی ہے اور اس سے مسائل کا استنباط فرمایا ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے سیدنا صدیق اکبرؓ کی بات مانی جاتی ہے، اس لئے کہ خود نبی اقدس ﷺ نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے اب اگر کوئی کہے کہ ابو بکرؓ کی بات کیوں مانتے ہو اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کی بات ماننی بھی جائز نہ ہوتی یہ تو امتی ہیں۔ تو یہ اس کا دھوکہ ہے کیونکہ ہم صدیق اکبرؓ کی اتباع میں نبی اقدس ﷺ کی شریعت پر ہی چلتے ہیں جس طرح صدیق اکبرؓ موسیٰ علیہ السلام کی طرح مستقل شریعت نہیں رکھتے بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر ہی چلاتے ہیں، اس طرح سیدنا امام اعظمؒ اور دوسرے آئمہ مجتہدینؒ شریعت محمدی پر ہی چلاتے ہیں نہ کہ مستقل کسی اور شریعت پر۔ لہذا یہ اعتراض بے جا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اقتدو بالذین من بعدی ابی بکر و عمر. [1]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امتی ہیں یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ امتی ہیں یا نہیں؟ پیغمبر ﷺ نے ان
ا، الذ ا، کا حکم دیا اب دیکھیں یا تو مولانا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی مانیں یا تسلیم کریں گے امتی کی تقلید
ا، اب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان کی تقلید ہوتی رہی، ابوبکر رضی اللہ عنہ شخص واحد تھے یا بیس
بیس آدمیوں کا نام تھا؟ اگر تو وہ ایک تھے تو یہ تقلید شخصی کی تقلید ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شخص واحد تھے
یا بیس آدمیوں کا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے مولانا کا یہ مطالبہ بھی
ا، ا یا۔ مولانا نے اٹھ کر کہا قرآن کو مانو۔ کیا کسی حنفی نے قرآن کو ماننے سے انکار کیا؟ حدیث
ا مانو۔ کیا کسی حنفی نے حدیث کو ماننے سے انکار کیا ہے؟ یہ خلط مبحث ہے۔ موضوع سے اس کو کوئی
ا، ملانہیں ہے۔

مولوی اللہ بخش۔

بھائیو! مولانا نے جو میرے بارے میں کہا ہے کہ اس نے خیانت کی ہے میں اب پوری
ا، ت پڑھتا ہوں۔ معلوم نہیں کہ مولانا اس پر مجبور ہیں یا خواہ مخواہ مجھے مورد الزام ٹھہرانے کے
ا، ملہا ہے۔

من غیر حجة من الحجج الاربع.

چاروں دلائل کے علاوہ، یہ چاروں دلیلیں کونسی ہیں، قرآن، سنت، اجماع، قیاس۔
میں نے ایک غیر متعلقہ عبارت نہیں پڑھی تھی، جس کو انہوں نے خیانت بنالیا ہے۔ ورنہ

---

(۱).. حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفیان بن عیینة عن زائدة عن عبدالملک بن عمیر عن ربعی وھو ابن حراش عن حذیفة قال قال رسول اللہ ﷺ فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر. (ترمذی ص۲۰۷ ج۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یہ بغیر حجة متعلق بالعمل عمل بغیر دلیل آ گے ہے من غیر حجة من الحجج الاربع چار دلیلوں کے علاوہ والا قول المجتہد دلیله ورنہ مجتہد کا قول مقلد کی دلیل ہے۔ مقلد کو ان چار چیزوں سے واسطہ ہی نہیں، نہ مقلد کو قرآن سے واسطہ نہ مقلد کو حدیث سے واسطہ، نہ مقلد کو اجماع سے واسطہ، نہ مقلد کو قیاس سے واسطہ۔ کیونکہ مقلد کی دلیل مجتہد کا قول ہے یہ میں نے ساری عبارت پڑھ دی ہے۔ اب اس میں کون سی چیز ایسی تھی جواب نکلی ہے۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ۔

عبارت پوری پڑھیں۔

مولوی اللہ بخش۔

میں نے پوری عبارت پڑھ دی ہے۔ میں عبارت پہلے پڑھ چکا ہوں۔ کاخذ العامی من المجتهد یہ میں عبارت پہلے پڑھ چکا ہوں کہ جیسے عام آدمی کا مجتہد سے مسئلہ لینا اور مجتہد کا مجتہد سے لینا یہ ہے۔ ورنہ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس سے لینا تقلید نہیں ہے۔

میں نے ثابت کر دیا کہ مقلد کے لئے قرآن بھی دلیل نہیں، مقلد کے لئے حدیث بھی دلیل نہیں ہے، مقلد کے لئے اجماع بھی دلیل نہیں ہے، مقلد کے لئے قیاس بھی دلیل نہیں ہے۔ لکھتے ہیں کسی ایک شخص کی تقلید کس طرح ہے، اس کے بارے میں لکھتے ہیں فواتح الرحموت ص ۲۲۴

حتی اوجبوا تقلید واحد من هؤلاء علی الامت.

یعنی اجتہاد ختم ہوا، اور آگے امت پر ان چاروں میں سے ایک کی تقلید کو واجب ٹھہرایا۔ وھـــذا یہ حنفی خود کہتا ہے کہ یہ ھوس ہے، نہ انکے پاس دلیل ہے نہ ان کے کلام کا اعتبار ہے۔ اب دیکھئے شاہ ولی اللہ کہتے ہیں۔

ان الناس قبل الماء ته الرابعة لم یکونو علی التقلید الخالص علی مذهب واحد.

کہ چار صدیوں تک تقلید نہیں تھی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی۔

مولانا نے پھر فواتح الرحموت کا حوالہ غلط پڑھا ہے اور اس کی پانچ سطریں چھوڑ دی ہیں۔ میں مولانا کے صدر سے بھی یہ کہوں گا کہ انہوں نے یہ دھوکہ کیا ہے وہ اس ساری عبارت کا ترجمہ لکھ کر میرے صدر صاحب کو بھیج دیں تا کہ ہم اپنا مناظرہ جاری رکھ سکیں۔ صدر صاحب ترجمہ لکھیں اور ہمارے صدر صاحب کو بھیج دیں۔

اللہ بخش۔

میں نے جو خیانت کی وہ بتائیں۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ۔

میں بتا رہا ہوں کہ پانچ سطریں نہیں پڑھی گئیں۔ خیانت کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ میری پہلی اور دوسری تقریر کے کسی حوالے میں آپ خیانت نہیں ثابت کر سکتے۔ لیکن آپ نے پہلی تقریر میں بھی خیانت کی ہے۔ میں حوالہ مانگتا ہوں۔ اگر یہ اسی طرح غلط حوالے پڑھتے چلے جائیں گے تو میں اپنے دلائل کس وقت پیش کروں گا؟ ان کے صدر صاحب اس سطروں کا ترجمہ لکھ کر میرے صدر صاحب کو بھیج دیں اب میں اپنی تقریر شروع کرتا ہوں۔

دیکھئے چھتوی کیوں بول رہا ہے، نہ عبداللہ چھتوی مناظر ہے، نہ صدر مناظر یہ کیوں بول رہا ہے؟ میں سمجھ رہا ہوں کہ انتظامیہ اپنا کام پورا نہیں کر رہی۔ عبداللہ چھتوی کو زیادہ شوق ہے تو بعد میں وہ بھی مناظرہ کر لے۔ انتظامیہ کو چاہئے۔ چھتوی صاحب نے کہا ہے کہ اے میرے توں جاندا اے۔ (یہ مجھ سے بھاگتا ہے) حالانکہ چھتوی خود میرا اوکاڑہ چھوڑ کر ہی بھاگ گیا ہے۔ جو میرا شہر چھوڑ کر بھاگ گیا وہ مجھے کہتا ہے کہ تو مجھ سے ڈرتا ہے۔

الحمد للہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. اما بعد.

میرے دوستو بزرگو، دیکھئے میں نے ان سے حوالے کا مطالبہ کیا یہ پورا حوالہ نہیں دے

سکے، میں نے ان سے مطالبہ کیا کہ انہوں نے جو حدیث پڑھی ہے لو کان موسیٰ حیا اس کی صحیح سند پیش کریں، کیا انہوں نے پیش کی؟ یہ ثابت نہیں کر سکے۔

میں نے کہا کہ آپ منصوص اور غیر منصوص کو سمجھتے ہیں، اس کی بھی انہوں نے بالکل وضاحت نہیں کی، اور میں نے کہا کہ میں نے اتباع کا معنی تقلید کیا تھا، انہوں نے خود اتباع کا معنی تقلید کر کے میری تائید کر دی۔ اس کا بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں یہی کہوں گا کہ آپ اصل مبحث کو سمجھیں سب سے پہلے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں جو مسائل صراحتاً منصوص ہوں ان میں تو کوئی تقلید نہیں کرتا۔ اگر آپ قیاس کو حجت نہیں مانتے، تو میں مولانا سے یہ سوال کروں گا کہ بھینس کا دودھ پینا کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت کریں۔ بھینس کا لفظ نہ کتاب اللہ میں موجود ہے نہ نبی اکرم ﷺ کی سنت میں موجود ہے اور نہ نبی اقدس ﷺ نے کبھی بھینس کا دودھ پیا، نہ بھینس کا گھی کھایا، نہ بھینس کا مکھن کھایا۔ آج جو غیر مقلدین بھینس کا دودھ پیتے ہیں۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ جو دن رات کہتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث سے باہر کبھی نہیں گئے یہ بھینس کو آج کیسے ثابت کریں گے، اگر قیاس نہ کریں گے تو کدھر جائیں گے۔

یہ دو دلیلوں کا نام لینے والے صدر صاحب نے جو بات کہی تھی وہی میں عرض کرتا ہوں، مثال کے طور پر مکھی اگر کھانے پینے کی چیز میں گر پڑے تو اسے نکال کر پھینک دینا چاہئے، یہ مسئلہ منصوص ہے کہ اسے استعمال کر لیا جائے مکھی نکال کر۔ اگر مچھر مر جائے تو کیا کیا جائے، مچھر کا لفظ آپ مجھے حدیث سے دکھا دیں، اگر چیونٹی گر جائے تو کیا کیا جائے؟ اس کا حکم یہ مجھے ذرا حدیث میں دکھا دیں۔ اگر جگنو شربت بنفشہ میں گر جائے تو اس کا حکم کیا ہے؟ ذرا اس کا حکم مجھے قرآن و حدیث سے دکھا دیں۔ اسی طرح اگر دو بھڑیں گر گئی ہیں، تو میں دیکھتا ہوں کہ مولانا کونسی قرآن کی آیت میرے سامنے پڑھتے ہیں۔

آئمہ مجتہدین کوئی علت تلاش کر کے ایسے مسائل کا حکم تلاش کرتے ہیں اور ہم مقلدین اس بارے میں ان کی تقلید کرتے ہیں۔ میں نے مولانا کے سامنے،

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکرؓ و عمرؓ.

پڑھا تھا، دیکھئے اقتداء کا لفظ قرآن میں بھی تقلید کے لیے آیا ہے۔

انا علی آثارھم لمقتدون.

اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بھی استعمال فرمایا ہے، ہم جب نماز میں اقتداء کرتے ہیں اس میں ایک امام ہوتا ہے باقی مقتدی ہوتے ہیں، امام بھی خدا کی عبادت کرتا ہے، مقتدی بھی خدا کی عبادت کرتے ہیں مگر امام کے پیچھے پیچھے۔

مولوی اللہ بخش۔

اب دیکھئے انہوں نے مکھی والی بات شروع کر دی، کیا قیاس ثابت کرنا ہے یا تقلید؟ دعویٰ تقلید کا تھا نہ کہ قیاس کا۔ قیاس تو ادلہ اربعہ میں سے ہے اس کو ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تقلید کے بارے میں بحر العلوم کہتا ہے کہ یہ حجج اربع کے علاوہ ہے، کسی حجت کے بغیر کسی کی بات کو ماننا یہ تقلید ہے۔ تقلید ثابت کرنی ہے۔ ابھی تک انہیں تقلید کی تعریف ہی سمجھ نہیں آئی۔ باقی یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت منسوخ ہوگئی، کون کہتا ہے کہ منسوخ نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو، اپنی شریعت پر عمل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ہمارے لئے صحیح کی شرط ہی نہیں لگائی، بلکہ لکھا ہے کہ اہل حدیث کے لئے قرآن اور حدیث صحیح حجت ہوگی۔ یہ شرط ان کے لئے ہے نہ کہ ہمارے لئے۔ ہمیں یہ شرط پیش کریں گے یا قرآن یا وہ حدیث جس پر جرح نہیں ہوگی۔

اور ان کے لئے حنفی کے لئے قرآن اور حدیث اور فقہ حنفی حجت ہوگی، یعنی ان کو منوانے کے لئے ہم قرآن پیش کریں گے، حدیث پیش کریں گے، خواہ کیسی ہی ہو اور فقہ بھی ہم پیش کریں گے۔ میں نے ان کے اصول فقہ سے پیش کیا ہے، جس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے خیانت کی ہے۔ میں نے ساری عبارت تو نہیں پڑھنی تھی میں نے وہی عبارت پڑھنی تھی جس سے تقلید شخصی کی تردید ہوتی ہے، میں نے کہا کہ انہوں نے اجتہاد مطلق کے بارے میں کہا ہے کہ اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اجتہاد مطلق کو آئمہ اربعہ کے بعد ختم کر دیا گیا،

حتی او جبوا تقلید واحد من هؤ لاء علی الامۃ.

حتی کہ ان میں سے کسی ایک کی تقلید کو امت پر واجب کیا ہے۔

هذا کل هوس من هوساً.

خود حنفی عالم بحر العلوم مانتا ہے کہ تقلید شخصی واجب نہیں ہے۔ اس کی دلیل ہی کوئی نہیں ہے۔ اور میں نے کہا تھا کہ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ چوتھی صدی تک لوگ تقلید شخصی پر متفق نہیں تھے۔ شاہ ولی اللہ صاف فرما رہے ہیں کہ چوتھی صدی تک لوگ تقلید پر متفق نہیں تھے۔

(اس پر احناف نے کتاب مانگی تو کہا کہ اپنی کتاب نہیں دکھاتے، اس پر لوگوں نے کہا کہ کتاب دکھانی چاہیے، البتہ درمیان میں تمہیں تقریر ختم ہونے پر۔ اس پر احناف کے صدر مناظر نے کہا کہ اس نے تین مرتبہ جھوٹ بولا اور خیانت کی تب ہم نے تقریر کے دوران ہی حوالہ مانگا، بعد میں دو مرتبہ مانگنے سے اس نے نہیں دیا ہے، اس لئے ہم نے مجبوراً جب یہ جھوٹ سے باز نہیں آ رہا تو ہم نے مجبوراً حوالہ مانگا ہے۔ مناظر احناف نے فرمایا کہ یہ عبارت لکھ کر ترجمہ کر دیں اگر ان میں خیانت نہ ہو تو میں معافی مانگوں گا میں کہتا ہوں کہ خیانت کی گئی)

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی۔

الحمد للہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علی عبادہ

الذین اصطفیٰ. اما بعد.

جو کچھ میں نے بتایا تھا وہ یہ ہے کہ

فالتقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ.

تقلید کہتے ہیں کسی دوسرے کی بات پر عمل کرنا بغیر حجت کے اس تعریف کے مطابق میں یہ تعریف کر رہا ہوں کہ خدا کی بات پر بلا دلیل عمل کرنا بھی تقلید ہے، آگے ہے،

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

والمراد بالحجة حجة من الحجج الاربع.

انہیں جو آیا ہے کہ یہ چار دلیلیں ہیں، ان میں سے کوئی بات اگر ثابت ہو تو اس کو ماننا اس معنی کے اعتبار سے تقلید نہیں ہے، کیونکہ اس میں دلیل موجود نہیں۔ اس کے بارے میں انہوں نے لکھا تھا کہ مقلد قرآن سے دلیل نہیں لے سکتا، حدیث سے نہیں لے سکتا، اجماع سے دلیل نہیں لے سکتا، یہ ان مسائل کے بارے میں ہے کہ جیسے میں نے مچھر کی مثال دی، اب مچھر کا لفظ قرآن میں نہیں آیا، حدیث میں نہیں آیا۔ تو اس بارے میں جب ہم بات کریں گے تو ہم اپنے مجتہد کا قول پیش کریں گے،

ورجوع العامی الی المفتی،

تقلید کی اس تعریف کے مطابق عامی اگر مفتی کی طرف رجوع کرے تو وہ مقلد نہیں ہوتا،

والقاضی الی العدول.

اگر قاضی گواہوں کی طرف رجوع کرے تو وہ ان کا مقلد نہیں ہوگا۔

لا یجاب النص ذلک علیھما. واستشھدوا.

کیونکہ قاضی کو حکم ہے کہ **واستشھدوا شھیدین** آگے اس کے بعد ہے، دیکھئے لیکن کے بعد پہلی بات کی تردید ہوتی ہے، اب لیکن کے بعد اس کی تردید کر کے لکھتے ہیں،

(لکن العرف) دل (علی ان العامی مقلد للمجتھد)

بالرجوع الیہ.

دیکھئے یہ اسی طرح ہے جیسے صلوٰۃ کا لفظ لغوی معنی کے اعتبار سے **تحریک الصلوین** کے لئے بھی آتا ہے، لیکن عرف میں نماز کا جو معنی ہے وہ معتبر ہوگا۔ اسی طرح یہاں بھی عرفی معنی معتبر ہوگا۔ (**قال الامام الحرمین (وعلیہ معظم الاصولیین)** دیکھئے میں واضح الفاظ میں لکھتا ہوں کہ لیکن کے بعد جو عبارت پہلی کی تردید میں آئی ہے وہ مولوی اللہ بخش نے نہیں پڑھی۔ اگر یہ پچھلی کیسٹوں میں دکھا دیں تو میں نے جیسے کہا تھا میں لکھ کر دے دوں گا کہ میری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شکست ہے۔ ورنہ انہوں نے غلط حوالہ پیش فرمایا ہے۔ عامی جو ہے یہ عرف میں مجتہد کا مقلد کہلائے گا۔لغت میں تحریک الصلوین آ تا ہےاور عرف میں یہ نماز آ تا ہے۔

زکوٰۃ کا معنی لغت میں پاک کرنا آ تا ہے،عرف میں ایک خاص عبادت ہے۔ جب بھی عبادت کے بارے میں بات آئے گی تو عرفی معنی سمجھا جائے گا نہ کہ لغوی معنی۔ وقال الامام الحرمین امام الحرمین نے فرمایا کہ اصولیین کی تعریف یہی ہے۔اب یہ لکھ کر دیں کہ انہوں نے خیانت کی،یہ اس پر معافی مانگیں۔

(غیر مقلدین نے جب اپنا دھوکہ واضح ہوتے دیکھا تو شور مچانا شروع کر دیا تاکہ عوام کو بات سمجھ نہ آئے)

مولوی اللہ بخش۔

معزز دوستو، بھائیو،مولانا نے خواہ مخواہ مجھ پر بددیانتی کا الزام لگایا ہے میں نے تقلید کی تعریف کی تھی۔

العمل بقول الغير من غير حجة من غير حجة.

کا تعلق عمل کے ساتھ ہے۔اس سے پہلے میں نے یہ پڑھ کر سنایا کہ تقلید شخصی یہ ھوس من ھو ساتھم اور شاہ ولی اللہؒ کا میں نے حوالہ پیش کیا یہ حجۃ اللہ سے کہ چوتھی صدی تک تقلید شخصی نہیں ہوتی تھی،شاہ ولی اللہ مسلم شخصیت ہیں،یہ کہتے ہیں کہ چوتھی صدی تک تقلید شخصی نہیں تھی۔ پھر اس نے کہا کہ

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

یہ ثابت کریں کہ صحابہ نے کہا ہو کہ ہم صدیق اکبرؓ کی تقلید شخصی کرتے ہیں۔ صحابہ دلائل سے بات کرتے تھے۔ یہ بات اپنے کسی عالم سے ثابت کر دیں کہ اس نے لکھا ہو کہ صحابہ تقلید شخصی کرتے تھے۔ وہاں لفظ ہے،

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیوں؟ اس لئے کہ خلفاء راشدین پیغمبر ﷺ کی سنت پر چلتے ہیں۔ اس لئے اللہ پاک نے فرمایا فان امنوا بمثل ما امنتم. بہرکیف اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب اپنے موضوع سے بدل گئے تھے، اپنے موضوع پر انہوں نے ایک دلیل بھی نہ دی۔ انہوں نے موضوع پر ایک دلیل بھی پیش نہیں کہ تقلید شخصی پر۔ یہ تقلید کو سنت ثابت کر رہے تھے میں نے شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے ثابت کر دیا کہ چوتھی صدی سے پہلے تقلید شخصی نہیں ہوتی تھی۔ میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ کیا صحابہ میں تقلید تھی یا نہیں۔ اگر یہ صحابہ میں تقلید ثابت کرتے ہیں تو شاہ ولی اللہ جھوٹے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں چوتھی صدی تک تقلید نہیں تھی، دوسری صدی میں آئمہ مجتہدین گزرے ہیں، ان کے دور میں بھی تقلید نہیں تھی۔ امام ابوحنیفہؒ سے کسی نے پوچھا کہ اگر آپ کا قول کتاب اللہ کے خلاف ہو تو فرمایا کہ میرا قول چھوڑ دینا چاہئے۔ پھر پوچھا اگر آپ کا قول سنت رسول اللہ ﷺ کے مخالف ہو تو فرمایا کہ میرا قول چھوڑ دو، پھر پوچھا کہ اگر آپ کا قول صحابہ کے اقوال کے خلاف ہو تو فرمایا اترکوا قولی بقول الصحابه کہ صحابہ کے قول سے بھی میری بات چھوڑ دو۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ

الحمد لله و کفی والصلوة والسلام علی عباده الذين اصطفى. اما بعد.

میرے دوستو اور بزرگو! مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے عبارت پوری پڑھی تھی، میں نے یہ بات واضح کر دی تھی کہ لیکن کے بعد والی عبارت انہوں نے چھوڑ دی ہے، نہیں پڑھی۔ مولانا اس بات کو نہیں مان رہے اور نہ انتظامیہ ان کو روک سکی اور ان سے لکھوا سکی۔ مجھے انتظامیہ سے یہ شکایت ہے۔ دوسری بات انہوں نے کہا کہ پہلے نہیں ہوتی تھی، یہ صحیح بخاری شریف ص ۲۳۷ ج ا ہے۔ ح ۸۔ اس پر ہے کہ مکہ مکرمہ میں ابن عباسؓ کی تقلید شخصی ہوتی تھی، اور مدینہ منورہ والے زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے۔ مدینہ والے جب مکہ آئے تو انہوں نے ایک بات حضرت ابن عباسؓ سے پوچھی تو انہوں نے بتائی، تو مدینہ والوں نے کہا کہ ہم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

زید رضی اللہ عنہ کا قول آپ کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑیں گے اور کسی کا قول بلا مطالبہ دلیل لینا اس کو تقلید کہتے ہیں۔ یعنی ہم آپ کی تقلید نہیں کریں گے بلکہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تقلید کریں گے۔

شاہ ولی اللہؒ کی عبارت کا ترجمہ بھی نہیں کیا گیا اور عبارت بھی غلط پڑھی گئی۔ انہوں نے یہ بات فرمائی ہے کہ پہلی دوسری صدی میں خاص ایک مذہب کی تقلید پر اجماع نہیں تھا۔ کیوں نہیں تھا؟ وجہ یہ بتائی کہ جس طرح پہلی صدی میں بخاری کی حدیثیں جمع نہیں تھیں، کوئی بخاری نہیں پڑھتا تھا، مسلم شریف کی حدیثیں جمع نہیں تھیں، کوئی مسلم شریف نہیں پڑھتا تھا۔ اب صاف آگے لکھا ہے کہ جس طرح یہ کتابیں بعد میں لکھی گئیں تو پہلے حدیث بیان کرنا گناہ تھا؟ ایک ہے جمع ہونا۔

سنئے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تین طریقے مسئلہ معلوم کرنے کے تھے، ایک یہ کہ براہ راست حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ معلوم کر لیتے تھے۔ جو صحابہ دور ہوتے تھے جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں گئے وہ اجتہاد کر کے مسئلے بتاتے تھے، اور جو اجتہاد نہیں کرتے تھے وہ تقلید کرتے تھے، جب حضرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو باتیں دو رہ گئیں اجتہاد اور تقلید چوتھی صدی میں اجتہاد ختم ہوا ہے تقلید ختم نہیں ہوئی۔

اس کو مثال سے سمجھیں، صحیح بخاری شریف میں موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سات لغتوں پر قرآن پڑھا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اجماع ہوا کہ اب صرف لغت قریش پر قرآن پڑھا جائے گا، اس پر کوئی یہ نہیں کہتا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے لغت قریش پر قرآن پڑھنا منع تھا، اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے لغت قریش پر قرآن نہیں پڑھا جاتا تھا تو یہ دھوکا ہوگا، ایسا ہی دھوکہ اس عبارت کے ساتھ کیا گیا ہے۔

ایک ہے اجماع ہونا، کیونکہ جب ساری کتابیں مرتب نہیں ہوئی تھیں تو جس طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رواہ مسلم نہیں کہتے تھے، کیونکہ بخاری اور مسلم جمع نہیں ہوئی تھیں اسی طرح اس وقت قال ابو حنیفہؒ نہیں کہا جاتا تھا، جن لوگوں نے حدیث کی کتابیں جمع کر لیں اب ان کا حوالہ دیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جانے لگا۔ اسی طرح جب مجتہدین نے فتاویٰ مرتب کر لئے تو اب قال ابو حنیفہ کہا جانے لگا، اب اس کا یہ معنی بیان کرنا کہ تقلید پہلے نہیں تھی۔ صحابہ کے دور سے آئمہ اربعہ تک تقلید ہوتی رہی ایک بھی غیر مقلد موجود نہیں تھا یقلدون کا لفظ موجود ہے، صحابہ کا لفظ موجود ہے، اسی طرح شاہ ولی اللہؒ کا نام لے کر اس نے کہا کہ ان کو چھوڑو، وہ فرماتے ہیں کہ آئمہ اربعہ کی تقلید سے باہر ہو جانے والا بڑا فسادی ہے، دنیا میں بڑا فساد پھیلا رہا ہے۔ شاہ ولی اللہ کا پورا مطلب بیان نہ کرنا، حوالے بیان کرنے میں غلطیاں کرنا۔

مولوی اللہ بخش۔

میں نے یہ ثابت کیا کہ پہلے تقلید شخصی نہیں ہوتی تھی۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایسی تقلید کرے جو کتاب اللہ کے خلاف ہو وہ جائز نہیں ہے۔ تقلید وہ جائز ہے جو اتباع روایت ہو پیغمبر ﷺ کے فرمان سے ہو تو وہ درحقیقت اتباع ہے، تقلید نہیں ہے۔

تقلید کی جو تعریف میں نے کتب فقہ سے دکھائی ہے وہ یہ ہے کہ،

العمل بقول الغیر من غیر حجۃ.

کہ بغیر دلیل کے کسی کی بات مان لینا یہ تقلید ہے۔ خود انہوں نے فواتح الرحموت میں کہا ہے کہ صحابہ کرام کی طرف رجوع یا نبی کریم ﷺ کی طرف رجوع یا اجماع کی طرف رجوع وہ تقلید نہیں ہے۔

اب سنئے کہ شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے یہ جو مولانا نے بخاری کا کہا ہے اس میں تو یہ ہے کہ مسئلہ پوچھتے تھے، اس میں تقلید کا لفظ کہاں ہے؟ اتنی بددیانتی بخاری سے کی ہے۔ وہاں تقلید کا لفظ دکھائیں کہ بخاری میں لفظ ہو کہ ہم فلاں صحابی کی تقلید کرتے ہیں۔ وہ مسئلہ پوچھتے تھے، مسئلہ پوچھنے کے متعلق شاہ صاحب عقد الجید میں فرماتے ہیں ص ۶۴ اس میں لکھتے ہیں،

لم یزل الناس یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقیید المذهب و لا انکار علی احد من السائلین.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہ کوئی کسی نے مسئلہ پوچھ لیتے تھے۔ مسئلہ پوچھنا بھی تقلید ہے؟ تقلید شخصی کا بھی مفہوم نہیں آتا۔ تقلید شخصی اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی شخص کی ہر بات مانی جائے، سارے اقوال اسی کے مانے جائیں۔ مثلاً حنفی ہے تو شافعی نہ ہو، شافعی ہے تو مالکی نہ ہو۔ حالانکہ تقلید کی تردید خود فقہ میں موجود ہے، خود امام صاحبؒ کے شاگرد امام صاحبؒ کا قول نہیں لیتے۔ ح۔ یہ خود فقہ بتاتی ہے کہ تقلید شخصی نہیں ہے۔

شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ تقلید نہیں ہوتی ہے، بلکہ مسئلہ پوچھ لیتے تھے جو بھی سامنے آتا تھا۔

الى ان ظهرت هذه المذاهب و متعصبوها.

یہاں تک کہ یہ مذہب ظاہر ہو گئے اور اس مذہب کے متعصبین لوگ آ گئے، مــــن المقلدين یہ متعصب مقلد جب سے پیدا ہوئے ہیں، یہ جس کے پیچھے لگے، بس اسی کے پیچھے رہے۔ کسی اور سے مسئلہ نہیں پوچھتے تھے۔ یہ تقلید نہیں تھی یہ تو لوگ پہلے مسئلہ پوچھتے ہیں، تمہارا دعویٰ ہے تقلید شخصی کا۔ اس کو پیغمبر ﷺ کی سنت سے ثابت کرنا ہے۔

آگے سفیں یہ کہتے ہیں

فان احدهم يتبع امامه مع بعد مذهبه عن الادلة مقلداً له فيما قال.

یہ مقلدین کا عجیب مذہب ہے کہ اس کے امام کا مذہب دلائل سے کتنی دور ہو، یہ اپنے امام کی اتباع کرتا ہے، دوسروں کی بات چھوڑ دیتا ہے۔ كانه نبی ارسل اليه اپنے امام کی تقلید ایسے کرتا ہے جیسے کہ رسول ان کی طرف بھیجا گیا ہو۔

فهذا نعى عن الحق و بعد عن الصواب

یہ دوری ہے حق سے اور صواب سے دوری ہے۔

لا يرضى فيه احد من اولى الالباب.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عقل والوں میں سے کوئی بھی اس سے راضی نہیں ہے۔ اور بہر حال آگے کہتے ہیں امام ابن ہمام یہ کہتے ہیں من اشتغل بالفقه جو فقہ میں مشغول ہو، اس کے لائق ہے کہ ایک امام کے مذہب پر اکتفاء نہ کرے۔ یہ صحیح دلیلیں میں پیش کررہا ہوں۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ

الحمد لله وکفیٰ والصلوة والسلام علی عباده

الذین اصطفی. اما بعد.

میرے دوستو میں نے ۲۲۷ صفحہ سے عبارت پیش کی تھی کہ اہل مدینہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے تھے۔ مولوی صاحب اب لفظی بحث پر آگئے ہیں کہ یہاں تقلید کا لفظ نہیں ہے، مولوی صاحب کو تقلید کی تعریف بھی بھول گئی، تقلید کی تعریف ہے العمل بقول الغیر من غیر حجة مولوی صاحب کو یہ عبارت بھول گئی، اور مولوی صاحب نے شاہ ولی اللہؒ کی عبارت پیش کرنے میں پھر خیانت کی۔

نام ولی اللہ کا لیا حالانکہ یہ انکی عبارت نہیں ہے یہ دراصل ابن حزم کی عبارت ہے اس کے بعد عز الدین بن عبد السلام کا قول ہے۔ شاہ ولی اللہ تو اس کی تردید فرماتے ہیں کیف ینکر احد اس کا کوئی کیسے انکار کرسکتا ہے،

مع ان الاستفتاء لم یزل بین المسلمین من عهد

النبی ﷺ

کہ استفتاء (مسئلہ پوچھنا) نبی ﷺ کے زمانے سے اب تک جاری ہے، اور مسئلہ پوچھتے ہیں۔ آگے دیکھئے کتنی وضاحت ہے، آگے فرمارہے ہیں۔

ولا فرق بین ان یستفتی هذا دائماً وهذا حینا.

فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی فرق نہیں کہ صحابہ کے دور سے کوئی ایک سے ہی مسئلہ پوچھتا ہے، کیا یہ تقلید شخصی کا معنی ہے یا نہیں۔ میں مولانا کو کہوں گا کہ مولانا آپ عبارتوں میں خیانتیں نہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کریں۔ دیکھئے شاہ ولی اللہ کی عبارتیں پیش کرنے میں یہ میرے ایک حوالے میں بھی خیانت ثابت نہیں کر سکا۔ اس نے خیانتیں کی ہیں۔

پھر اس نے کہا کہ سنت کی بات کی، میں نے خلفاء راشدین والی حدیث پڑھی اس میں سنت ہے یا نہیں؟ میں نے

اقتدوا بالذين من بعدی ابی بکر وعمر.

پڑھا یہ بھی سنت ہے، سنت قولی میں موجود ہے۔ میں نے انساب الی پیش کی، میں نے بتایا کہ یہ اس طرح پہلے کتابیں جمع نہیں تھیں، تو جو جس شہر میں رہتا تھا وہ اس شہر کے مفتی کی تقلید کرتا تھا۔ لیکن جب کہیں اور جانا ہوتا تو چونکہ اس کے پاس اس اپنے شہر والے مفتی کی کتاب نہیں ہوتی تھی، اس لئے وہ مجبوراً دوسرے مفتی کے پاس جاتا تھا۔ اس وقت فتووں کی کوئی کتاب مرتب نہیں تھی۔

شاہ صاحب نے مثال ہی یہ دی ہے، میں نے فوراً بتایا تھا کہ شاہ صاحبؒ کی عبارات پیش کرنے میں مولوی صاحب نے خیانت کی ہے اور دیکھئے، اور انہوں نے تو لکھا ہے،

لافرق بين ان يستفتي هذا دائماً اور يستفتي هذا حيناً بعد ان يكون مذهبا على ما ذكرناه.

اجماع تقلید پر ہے ہمیشہ ایک ہی کی تقلید کرتا رہے، یہ بھی صحابہ کے زمانے سے آرہا ہے ہاں سب کا اجماع اس لئے نہیں تھا کہ کتابیں مرتب نہیں تھیں۔ جیسے حدیث کی کتابیں مرتب نہیں تھیں اور وہ ایک مجبوری تھی، جب یہ مجبوری ختم ہوگئی جیسے حضرت ابوھریرہؓ حدیث سناتے ہوئے کتاب کا نام نہیں لیتے تھے، لیکن آج حوالہ دینا ضروری ہے۔ مولوی صاحب لــو کـــان موســی حیا کا حوالہ ابھی تک پیش نہیں کر سکے۔ نہ اس کی سند کا صحیح ہونا ثابت کر سکے ہیں، کہتے ہیں کہ مشکوۃ والے نے جرح نہیں کی۔

مولانا! آپ کے ذمے اس کی سند پیش کرکے اس کو صحیح ثابت کرنا ہے۔ اور میں بار بار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لہ رہا ہوں کہ وہ صحیح نہیں ہے۔ تو اسی طرح شاہ ولی اللہؒ کی عبارتوں میں مولانا نے پھر خیانت کی ہے۔ میں انتظامیہ سے کہوں گا کہ مولانا کو اس سے باز رکھیں اور پھر سن لیں قرآن کہتا ہے،

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون.

انسان دو قسم کے ہیں ایک جو اھل ذکر ہیں، جن کو دین خوب یاد ہے اور جنہیں یاد نہیں ہے۔ ان کو حکم ہے کہ پوچھ لیں، صحابہ کے فتاویٰ موجود ہیں۔ میں فتاویٰ پیش کر سکتا ہوں کہ صحابہ نے فتویٰ دیا لیکن دلیل ذکر نہیں کی۔ تو پوچھنے والے صحابہ کے دور میں اس طرح پوچھتے تھے۔ وہ بلا ذکر دلیل فتویٰ دیتے تھے، یہ بلا مطالبہ دلیل تسلیم کرتے تھے اسی کو تقلید کہتے ہیں۔ تو

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون.

میں نے بتایا تھا کہ صحابہ کرام کے سترہ ہزار سے زائد فتاویٰ مصنف عبدالرزاق میں موجود تھے، تابعین جن میں دلائل کا ذکر نہیں ہے، تو تقلید ثابت ہوئی۔ مولانا بھینس کا دودھ چھوڑنے کا اعلان کرتے ہیں یا نہیں؟ اور مولانا یہ بھی بتادوں کہ اھل ذکر اسم جنس ہے، جیسے انسان کا لفظ ایک پر بھی بولا جاتا ہے تمام پر بھی، اسی طرح اھل ذکر ایک کو بھی کہیں گے تمام کو بھی۔ تو ایک سے بھی اگر سوال کر لیا جائے تو آیت پر عمل ہو جائے گا۔ اس میں تقلید شخصی بھی آ گئی۔

مولوی اللہ بخش۔

معزز سامعین آپ نے دیکھ لیا کہ مولانا نے جو عبارت پڑھی ہے، لفظ پڑھے ہیں، اس میں معنی نہیں کئے۔ اتنی خیانت کی ہے۔

(اللہ بخش صاحب نے جب حضرت اوکاڑویؒ کی یہ بات سنی کہ یہ خیانت کر رہا ہے اور میرے ایک حوالے میں بھی یہ خیانت نہیں ثابت کر سکا تو اس نے اب یہ بے جا اعتراض کیا ہے، حضرت نے عبارت پڑھی اور اس کا مفہوم بھی بیان کیا، اگر کوئی لفظ کا معنی چھوڑا ہے تو مولانا بتاتے کیوں نہیں۔ مرتب)

ویستفتی ھذا حینا اس کا ترجمہ نہیں کیا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(حالانکہ حضرتؒ نے اس کا مفہوم واضح کر دیا ہے کہ ایک ہی سے پوچھے یا کبھی اس سے یا کبھی اس سے پوچھے۔)

اس سے تقلید شخصی کیسے ثابت ہوتی ہے؟ اور ساتھ ہی یہ کہتا کہ اھل ذکر اسم جنس ہے اگر اھل ذکر جنس ہے تو شخصی کیسے۔ یعنی علم کی کتنی کمزوری ہے کہ یہ بھی پتا نہیں کہ الف لام جنس کا شخصی کے لئے ہوتا ہے یا الف لام عہد کا ہوتا ہے۔ اور پھر الف لام میں سے الف لام خارجی جو ہوتا ہے وہ شخص کے لئے ہوتا ہے۔ انہیں یہ بھی پتا نہیں کہ ادھر الف لام جنس کا ہے اور ثابت تقلید شخصی کر رہے ہیں اتنا علم مضبوط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ **فاسئلوا اهل الذكر** اھل الذکر سے پوچھو۔ اگر ہوتا **فاسئلوا اهل القياس و الاجتهاد** تو پھر بھی کوئی بات بنتی ،لیکن شخصی تقلید تو پھر بھی ثابت نہیں ہوتی تھی۔ اور یہ سودا بھی ان کو مہنگا پڑتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، پوچھو اہل ذکر سے اگر تم بے علم ہو۔ تو انہوں نے تقلید کر کے مان لیا کہ ہم سب بے علم ہیں، تو اسی لئے اگر کوئی خیانت نہ کرے تب بھی اسے خیانتی کہتے ہیں۔ میں نے خیانت نہیں کی شاہ ولی اللہؒ کی پوری عبارت پڑھی ہے۔ اور عامی کے حق میں جو شاہ صاحب نے کہا ہے اس کی طرف تو مولانا گئے ہی نہیں۔ شاہ صاحب کی پوری عبارت میں پڑھتا ہوں لیکن ابھی میں پوری نہیں پڑھ رہا آیت کا ترجمہ آپ سنیں **فاسئلوا اهل الذكر**۔ یہاں خطاب ہے صحابہ کو، مومنوں کو، اہل ذکر سے مراد یہودی ہیں۔ اگر تفاسیر کو دیکھیں تو اھل ذکر سے مراد یہودی ہیں۔

وما ارسلنامن قبلک الا رجالا نوحی الیهم.

اے میرے پیغمبر ﷺ، ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی بھیجے ہیں، رجال بھیجے ہیں نوحی الیھـــم اگر اس مسئلہ میں شک ہے کہ وہ آدمی نہیں نوری تھے۔ مسئلہ یہی چل رہا ہے کہ جو اللہ کے رسول ﷺ ہیں وہ نوری ہیں یا انسان؟ تو مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے سب رجال بھیجے، اب شک ہے کہ وہ نوری مخلوق تھے یا انسان تھے تو

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو پھر کیا یہودیوں کی تقلید کرو گے؟ اور ساتھ ہے ان کنتم لا تعلمون کہ تقلید وہ کرے جو بے علم ہو۔ تو مان لیا کہ مقلد وہی ہوتا ہے جو پرلے درجے کا بے علم ہو، اور پھر اللہ نے یہ بھی فرمایا بالبینت والزبر انہوں نے آگے نہیں پڑھا۔ اب انہوں نے قرآن کو آگے نہیں پڑھا، یہ بددیانت نہیں بنتے۔ میں نے اگر فواتح الرحموت سے آگے نہیں پڑھا تو میں بددیانت ہو گیا۔ اور انہوں نے اگر آگے آیت نہیں پڑھی تو یہ بددیانت نہیں ہوئے۔ آگے ہے،

فاسئلو اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون بالبينت والزبر.

پوچھو دلیل سے پوچھو، غیر مقلد بنو مقلد نہ بنو۔ کیوں بغیر دلیل کے پوچھنا یہ تقلید ہے۔ آگے شاہ صاحب کو دیکھئے،

ينبغى لمن اشتغل بالفقه ان لا يقتصر على مذهب امام.

کسی ایک امام کے مذہب پر اقتصار نہ کرے، بلکہ،

ويعتقد فى كل مسئلة صحة ما كان اقرب الى دلالة الكتاب والسنة المحكمه.

جب کہ اعتقاد رکھے کہ جو اجتہاد کتاب وسنت کے زیادہ قریب ہے وہی صحیح ہے۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ

الحمد لله وكفىٰ والصلوة والسلام على عباده الذين اصطفىٰ. اما بعد.

میرے دوستو اور بزرگو، میں نے جو عبارت پڑھی تھی اس میں دائما کا لفظ تھا، جس کا ترجمہ انہوں نے کیا ایک آدمی سے دائما مسائل پوچھنا، اس کا نام تقلید شخصی ہے اور یہی مان رہے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھے۔ میں نے جو کہا کہ انہیں تقلید کا معنی بھول گیا ہے۔ اس کا جواب بھی انہوں نے نہیں دیا۔ اب انہوں نے یہ فرمایا کہ اھل ذکر سے مراد یہود ہیں۔ آپ ٹیپ سن لیں، انہوں نے پہلے یہ فرمایا تھا کہ اھل ذکر سے مراد قرآن ہے، پھر کہا مراد صحابہ ہیں، پھر کہا مراد یہودی ہیں۔ یہ اپنی بات ہی چھوڑ جاتے ہیں اب انہوں نے کہا کہ پوری آیت نہیں پڑھی۔ یہ آیت دو جگہ ہے میں نے چودھویں پارے والی آیت نہیں پڑھی، وہ اور ہے۔ الحمد للہ اب حق انہوں نے مان لیا ہے اور یہ مان گئے ہیں کہ میں نے (اللہ بخش نے) فواتح الرحموت کی عبارت پوری نہیں پڑھی تھی جو انہوں نے اب آیت پڑھی وہ اب میں پڑھتا ہوں۔

وما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون بالبینت والزبر

بالبینت والزبر کا تعلق اگر تو سوال سے ہے تو معنی یہ ہوگا کہ سوال کرنے والا دلیل دیا کرے، تو کیا غیر مقلد دلیل دیتے ہیں؟ پھر یہ کہا کہ جہاں میں نے آیت ختم کی تھی وہاں آیت کے ختم ہونے کا نشان ہے، اور انہوں نے آیت یہ جہاں ختم کی وہاں آیت ختم نہیں ہو رہی۔ اور آگے ہے،

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ولعلھم یتفکرون.

یہ کیوں نہیں پڑھا؟ یہ آیت میں اھل ذکر سے مراد لیتے تھے۔ قرآن اس کو غلط کر رہا تھا اور آگے فرمایا لتبین للناس پہلی دلیل ذکر، یعنی قرآن دوسری دلیل لتبین للناس اللہ کے نبی ﷺ کی سنت، ولعلھم یتفکرون تفکر اجتہاد کو کہتے ہیں، یہاں آگے وضاحت ہو رہی ہے کہ جو اھل ذکر آیا ہے اس میں ذکر میں جہاں قرآن شامل ہے، جہاں اللہ کے نبی ﷺ کی سنت شامل ہے، اسی طرح لعلھم یتفکرون جنہوں نے فکر و اجتہاد سے مسائل نکالے ہیں وہ بھی شامل ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولانا! دیکھئے قرآن اس طرح پڑھا کریں، اگر آپ نے فواتح الرحموت پوری نہیں پڑھی تو کم از کم قرآن پورا پڑھنا ہی سیکھ لیتے۔ اب مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ اہل ذکر اسم جنس ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ مولانا کو کوئی علمی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے میں نے مثال دی تھی کہ جیسے لفظ انسان اسم جنس ہے، مولانا جب اکیلے بیٹھے ہوں تو شاید اس وقت یہ اپنے آپ کو انسان نہ سمجھتے ہوں۔ جب ایک بھی ہو تو انسان ہے اور جب ایک ہو تو اسی کو شخص کہتے ہیں۔ تو اسی طرح اھل الذکر ایک پر بھی بولا جاتا ہے۔

مولانا نے ہمیں کہا کہ آپ بے علم ہیں یہ مولانا نے بڑی جرأت کی ہے، میں مولانا سے پوچھتا ہوں کہ جن صحابہ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فتوے پوچھے ہیں کیا آپ ان سب کو جاہل کہیں گے۔ جن تابعین نے حضرت عطا بن ابی رباحؒ سے ہزاروں فتوے لئے ہیں کیا آپ ان سب کو جاہل کہیں گے۔ میں دیکھوں گا آپ کا جہالت کا فتویٰ کہاں کہاں تک جاتا ہے۔

مقلدین کے بارے میں آپ کہہ رہے ہیں آپ کو تو نماز کی شرطیں بھی نہیں آتیں اور قیامت تک آپ مجھے نماز کی شرطیں، نماز کے واجبات، نماز کی سنتیں، مجھے نہیں بتا سکتے۔ آپ کو تو فرض اور سنت کی تعریف ہی نہیں آتی۔ کتاب و سنت کو چھوڑ کر ہم فقہ سے چوری نہیں کرنے دیں گے۔

مولانا جہالت اس طرح ثابت ہوتی ہے، آیئے اگر آپ میں جرأت ہے تو نماز کی شرطیں بتا دیں۔ دیکھتے ہیں کہ جاہل کون ہے، مجھے بتا دیں کہ فرض کی تعریف کیا ہے؟ تم فائدہ ہماری کتابوں سے اٹھاتے ہو اور برا بھلا بھی ہمیں کہتے ہو۔ اور دیکھئے میں قرآن پاک کی آیت پڑھتا ہوں، صحابہ جہاد کے لئے جا رہے ہیں فرمایا

وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صحابہ کے زمانے میں دو ہی جماعتیں تھیں، ایک فقہاء کی جماعت، دوسری وہ کہ جب فقہاء صحابہؓ مسائل لے کر ان کی طرف لوٹتے تو وہ ان پر عمل کرتے، تیسرا غیر مقلد نامی فرقہ اس آیت میں مجھے دکھادیا جائے۔

اللہ بخش۔

مولوی صاحب! اللہ تعالی سب کو ہدایت دے، بددیانتی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ میں نے اس آیت فاسئلوا اهل الذكر میں فاسئلوا کا مخاطب صحابہ کو بنایا ہے۔ صحابہ کو اللہ نے فرمایا آگے اهل ذكر سے مفسرین نے بعد میں یہودی لئے ہیں اور ایک قول ہے کہ اگر لفظی معنی مراد لو تو اهل ذكر یعنی قرآن شریف والوں سے پوچھلو۔ ان كنتم لا تعلمون جن کو علم نہیں ہے۔ پوچھتا وہی ہے جس کو علم نہیں ہے، پوچھنے کا معنی اگر تقلید ہے تو پھر جاہل ہوئے۔

میں نے تو یہ کہا تھا کہ صحابہ کرام پوچھتے تھے، مگر مقلد نہیں تھے۔ وہ پوچھتے تھے، مگر تقلید نہیں کرتے تھے۔ جار مجرور متعلق ہے فاسئلوا کے پوچھو دلیل سے پوچھو، کیا معنی جس سے پوچھو اس سے دلیل پوچھو۔ اس سے مسئلہ بغیر دلیل نہ پوچھو ان كنتم لا تعلمون اگر تمہیں علم نہیں ہے۔ بینات کے ساتھ اگر تم بینات کے ساتھ علم نہیں رکھتے تو پھر پوچھو۔ یہ یا تو فاسئلوا کے متعلق ہے یا لا تعلمون کے متعلق ہے، اب اگر اہل ذکر سے متعلق ہو تو مطلب ہے کہ پوچھو اہل ذکر سے پوچھو، اہل رائے اہل قیاس سے نہ پوچھو، اس لئے کہ اس میں غلطی آسکتی ہے، رائے اور قیاس میں غلطی آسکتی ہے۔ ذکر اور وحی میں غلطی نہیں آسکتی۔ جب تم اہل ذکر سے پوچھو گے تو دلیل سے پوچھو گے، دلیل اگر قرآن وحدیث ہوگی تو غلطی نہیں ہوگی، اگر رائے سے کوئی مسئلہ بتائے گا تو رائے غلط ہو سکتی ہے، اس لئے علمائے کرام مانتے ہیں کہ المجتهد يخطى ويصيب مجتہد کبھی خطا کرتا ہے کبھی صواب کو پہنچتا ہے، اور جن کے اجتہاد میں خطا کا امکان ہے اس کی تقلید فرض کیسے، لازم کیسے۔ تو تقلید شخصی کیسے لازم ہوئی۔ تقلید، اتباع اس کی لازم ہے جس کے قول میں غلطی نہ ہو۔

میں سنا رہا تھا کہ شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ امام شافعیؒ سے منقول ہے، فقد صح عن

الشافعی انه نهی عن تقلیده وعن تقلید غیره انہوں نے اپنی تقلید سے بھی منع کیا اپنے ما
وائی تقلید سے بھی منع کیا ہے۔ اور میں آئمہ کی وصیتیں آپ کو سنا رہا تھا جس میں امام ابوحنیفہؒ نے
بھی فرمایا کہ میری بات قرآن سے چھوڑ دو، حدیث سے چھوڑ دو اور میری بات جب صحابہ کے قول
کے خلاف ہو تب بھی چھوڑ دو۔ تقلید شخصی کہاں ہوئی۔ لازم ان پر تھا تقلید شخصی ثابت کرنی۔ کہ ساری
زندگی ایک کی تقلید ہمیشہ کرتا رہے اور اسی کو سنت سے ثابت کرتا تھا۔ یہ نہیں کہ علیکم بسنتی
وسنت الخلفاء الراشدین المھدیین سے یہ کیسے ثابت ہے۔

پہلے تو آپ نے اپنی سنت کی تعریف کی، وسنة الخلفاء الراشدین المهديين تو پھر
حنفی بننے کی کیا ضرورت تھی؟ تقلید شخصی ثابت ہوتی ہے اور بنتے ہیں حنفی، صحابہ کے مقلد نہیں بنتے۔
اور جب امام شافعیؒ سے ثابت ہوا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میری تقلید بھی نہ کرو اور کسی امام کی تقلید بھی
نہ کرو۔ امام شافعیؒ کے بارے میں وہی وصیت جو امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں تھی، وہ کہتے

اذا قلت قولا و كان النبی ﷺ قال خلاف قولی فما
يصح من حديث النبی ﷺ فلا تقلدونی.

جب میں بات کہوں اور میری بات کے خلاف تمہیں صحیح حدیث مل جائے تو وہ اولیٰ ہے،
میری تقلید نہ کرو، صاف الفاظ فلا تقلدونی . ہے۔ ایک لفظ مولوی صاحب نے ابھی تک نہیں
دکھایا حدیث سے، یا قرآن سے، یا کسی نبی ﷺ کے صحابیؓ سے کہ تقلید کا حکم دیا۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ

الحمد لله و کفیٰ والصلوة والسلام علی عباده الذین
اصطفیٰ. اما بعد.

میرے دوستو، بزرگو، مولانا نے خود شرطیں پڑھی تھیں کہ ہم یا قرآن پیش کریں گے یا
حدیث پیش کریں گے۔ اگرچہ مولانا نے حدیث (لو کان موسیٰ حیا) کے بارے میں فرمادیا
کہ اس کا ثبوت پیش کرنا ہمارے ذمہ نہیں یا فقہ حنفی پیش کریں گے۔ میں قرآن پڑھتا ہوں یہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب پیش کرتے ہیں، جو نہ قرآن ہے، نہ حدیث ہے، نہ فقہ حنفی ہے۔ اور اس کتاب سے بھی عبارتیں بے موقع پڑھتے ہیں قرآن پاک نے یہود کا طریقہ بتایا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ یہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے جتنے اقوال مولانا نے پڑھے ہیں ان میں انہوں نے خیانت کی ہے۔

فصل شاہ ولی اللہؒ کیا باندھ رہے ہیں،

فصل فی المتبحر فی المذهب وهو الحافظ لكتب مذهبه.

اتنا بڑا آدمی جو اپنی کتابوں کا حافظ ہو، اس کے ذمے ہے کہ وہ دلائل کی تحقیق کرے ایسے آدمی کے لئے ہم تقلید نہیں کہتے، نہ اس تقلید پر آج بات ہو رہی ہے۔ دیکھئے اس سے چار فصل آگے فصل ہے۔ فصل فی العامی شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں لان العامی یجب علیه التقلید۔

دیکھئے ڈاکٹر، ڈاکٹر کو کہتا ہے کہ میری بات سمجھ کر لینا، لیکن ڈاکٹر مریض کو نہیں کہتا کہ اگر میری بات سمجھ میں نہ آئے تو میری دوائی نہ کھانا۔ وکیل، وکیل کو کہتا ہے کہ میری بات سمجھنا۔ لیکن ملزم کو وہ کبھی حق نہیں دیتا کہ وہ اس سے بحث کرے۔ اندازہ لگائیں بات کس موقع کی ہے لگا کس موقع پر رہے ہیں۔ انہیں یہ بھی پتا نہیں کہ میں کس تقلید پر بحث کرنے کے لئے آج کھڑا ہوا ہوں۔

مولانا یہ تقلید ان کے لئے ہے، سرخی پڑھیں خیانتیں نہ کریں۔ باب ہے باب المتبحر فی المذهب وهو الحافظ لكتب مذهبه آپ جیسا نہیں جو کہے کہ میں حدیث ثابت ہی نہیں کر سکتا اور مجھ سے حدیث کی صحت نہ پوچھو۔ اب تک حدیث صحیح ثابت نہیں کر سکے۔ اور یہ حدیث ہر تقریر میں ان کے مولوی بیان کرتے ہیں۔

دیکھئے یحرفون الکلم عن مواضعہ یہ یہودیوں کا کام تھا، انہوں نے کہیں کی بات

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں لگا دی ہے۔ میں پھر انتظامیہ سے کہوں گا اور ان کے صدر سے بھی عرض کروں گا کہ اپنے مولوی صاحب کو کنٹرول کریں کہ وہ اصل بحث پر رہیں جو عامی کی تقلید ہے۔ اگر میں اپنی اس بات میں جھوٹا ہوں یہ سرخی المتبحر فی المذهب کی نہیں ہے۔ یہ مجھے کہہ دیں، میں اپنی شکست لکھ دوں گا۔ اگر شاہ صاحبؒ نے عامی کا باب نہیں باندھا اور عامی پر تقلید کو واجب قرار نہیں دیا تو میں اپنی شکست لکھ دوں گا۔

دیکھئے یہاں متبحر فی المذهب نہیں بیٹھے، یہاں تو مناظر آپ جیسے ہیں، جو حدیث کو صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔ تو میں آپ جیسوں کو کہہ رہا ہوں کہ یہ اقوال تمہارے بارے میں نہیں ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا تھا کہ تقلید لغت میں قول ہے، میں نے مولانا کو یاد کروایا کہ اب تقلید کی تعریف یاد نہیں رہی۔ وہاں لفظ قول تھا اب استفتاء کی بات آئی۔ مولانا نے جو ترجمہ کیا ہے

(یعنی فاسئلوا میں سوال سے مراد دلیل کے ساتھ مسئلہ پوچھنا ہے۔ از مرتب)

میں بڑی جرأت سے کہتا ہوں کہ سترہ ہزار جو فتاویٰ صحابہ تابعین کے منقول ہیں جن میں پوچھنے والے نے دلیل نہیں پوچھی وہ صحابہ تابعین فاسق ہیں یا نہیں؟ کیوں کہ جو بالبینات کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے، اس کے مطابق سارے صحابہ اس آیت کے منکر بن رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ سوال کا لفظ ہے، استفتاء کا لفظ ہے۔ دیکھئے یہ توضیح تلویح ہے، اس میں صاف لکھا ہے

الاستفتاء طلب الحكم الشرعی هكذا فی كنز اللغات فيكون مرادفا للتقليد فی علم الاصول.

اصول اس کو آتا ہو، کہیں اس نے پڑھا ہو تو اسے یاد ہو۔ اصول کی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ استفتاء اور تقلید دونوں مترادف ہیں، اس میں کنز اللغات کا حوالہ دیا ہے۔ مولانا دو حرف کتاب کے پڑھ کر مناظرہ کرنے آتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں نے مولانا سے پوچھا تھا کہ آپ کو نماز کی شرائط نہیں آتیں اور نہیں آئیں، میں نے کہا تھا مولانا کو فرض، واجب، سنت کی تعریف نہیں آتی، نہیں آئی۔ اور قیامت تک نہیں کر سکیں گے اور اگر کریں گے تو ہماری کتابوں سے چوری کر کے کریں گے۔ مولانا نے کہا تھا کہ تقلید جاہل کا کام ہے اس پر میں نے پوچھا تھا کہ نماز کی شرائط بتائیں۔ کیا بتائیں؟۔ جاہل وہ ہے جسے نماز کی شرطیں نہیں آتیں، جاہل وہ ہے جو نماز کے ارکان نہیں بتا سکتا، جاہل وہ ہے جو نماز کے مکروہات نہیں بتا سکتا، جاہل وہ ہے جس نے یہ اقرار کیا کہ مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ یہ حدیث کہاں ہے۔

مولوی اللہ بخش۔

بھائیو آپ نے دیکھ لیا کہ یہ اپنا موضوع چھوڑ گئے۔ اب مجھ سے انہوں نے اپنے مسلک کی باتیں پوچھنی شروع کر دی ہیں۔ کیا تمہارے مذہب کی من گھڑت اصطلاح میں بتاؤں؟۔ جب انسان کو اپنے دعوے کے مطابق بات نہیں آتی تو ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ میں وہی تقلید کے حوالے پیش کر رہا تھا جہاں اماموں نے تقلید سے منع کیا ہے۔ اب دیکھئے خیانت خود کرتے ہیں، نام دوسروں کا لگاتے ہیں۔ اب اگر میں ثابت کر دوں کہ عامی کے بارے میں بھی تقلید حرام ہے تو پھر؟ یہ تقلید کی بات کرتے ہیں میرے پاس قرآن ہے میں پچاس آیتیں لے کر آیا ہوں، میں اس وقت ٹائم نہ ہونے کی وجہ سے سنا بھی نہیں سکتا۔

(حقیقت یہ ہے کہ موضوع کے متعلق نہیں۔ از مرتب)

رات گزر جائے گی، میں قرآن وحدیث سناتا رہوں گا، لیکن میں آپ کی زبان سے بولتا ہوں تاکہ مسئلہ سمجھ آ جائے۔ شاہ صاحبؒ نے کہا ہے و فصل من یکون عامیا.

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ۔

ذرا بتائیں کہ فصل کون سی ہے؟

مولوی اللہ بخش۔

.جہاں ابن حزم کے کلام کا مصداق آتا ہے، اس سے دو صفحے آگے ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وفیمن یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقهاء.

سنئے یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو عامی شخص ہے۔

ویقلد رجلا من الفقهاء.

اور فقہاء میں سے کسی کی تقلید کرتا ہے، بعینہ معین شخص کی تقلید کرتا ہے۔

وہ سمجھتا ہے کہ میرا امام جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے، میں اس لئے امام کے پیچھے چلتا ہوں۔ جو کچھ امام کہتا ہے سچ کہتا ہے، اس کے دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگرچہ اس کے خلاف دلیل ثابت ہو جائے میں پھر بھی اس کی تقلید نہیں چھوڑوں گا۔ اور یہی ہے وہ بات جو ترمذی نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑویؒ۔

الحمد لله وکفیٰ والصلوٰة والسلام علی عباده الذین

اصطفیٰ. اما بعد.

دیکھئے شاہ صاحبؒ نے جو ایک فرضی بات لکھی وہ یہ ہے کہ جب مقلد یہ کہے کہ میرا امام معصوم ہے۔ جیسے شیعہ اپنے اماموں کو معصوم مانتے ہیں، جیسے شیعہ اپنے اماموں کو منصوص بھی مانتے ہیں اور معصوم بھی مانتے ہیں۔ اب جو بخاری، مسلم کی حدیث ہے۔[1]۔ کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجتہد سے خطاء بھی ہو سکتی ہے اور جب صواب کو پہنچے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اگر خطا تک پہنچے تب بھی اسے ایک اجر ملتا ہے۔ اس لئے ہم یہی کہتے ہیں کہ اگر مجتہد سے خطاء ہو بھی گئی تو بھی اس پر طعنہ کرنے کی اجازت نہیں، مجتہد معصوم تو نہیں لیکن وہ مطعون بھی نہیں۔ اسے ہر حال میں اجر

(۱). حدثنا عبدالله بن یزید المقرئ المکی قال حدثنا حیوة بن شریح قال حدثنی یزید بن عبد الله بن الهادی عن محمد بن ابراهیم بن الحارث عن بسر بن سعید

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے خواہ دو اجر مل رہے ہوں یا ایک اجر مل رہا ہو۔

بات پھر یحرفون الکلم عن مواضعہ والی ہوئی، یہ تقلید ہماری نہیں تھی جس کو ہم پر فٹ کیا گیا ہے اور ہم کو الزام دیا گیا۔

مولانا! جو ہماری تقلید ہے اس پر بات کریں، دیکھئے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا اپنا فرمان عامی کے سلسلے میں ہے، فرماتے ہیں،

واذا کان المفتی علی هذه الصفة فعلی العامی تقلیده وان کان المفتی اخطأ فی ذالک ولا متبحر بغیره هکذا روی الحسن عن ابی حنیفة و رستم عن محمد وبشیر عن ابی یوسف. (۱)

امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا ہے عامی پر مفتی کی تقلید واجب ہے اگر چہ مفتی سے خطاء بھی ہو جائے، کیونکہ اسے ایک اجر ملتا ہے اللہ کے نبی ﷺ حدیث میں فرماتے ہیں کہ اگر تم نماز پڑھتے ہوئے بھول گئے کہ چار پڑھی تھیں یا تین پڑھی تھیں تو فلیتحر الصواب تمہیں اجر مل جائے گا۔ اگر چہ تم تین کی بجائے چار ہی پڑھ چکے ہو اور تمہیں اللہ اجر چار کا ہی دیں گے۔ ح۔ جیسے اینما تولوا فثم وجه الله تم نے قبلہ کے بارے میں تحری کر لی، اگر چہ قبلے چار نہیں ہیں، لیکن ثواب

عن ابی قیس مولیٰ عمرو بن العاص ؓ انه سمع رسول الله ﷺ یقول اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر .

(بخاری ص۱۰۹۲ ج۲، مسلم ص۷۶ ج۲، ابوداؤد ص۷۰ ج۲، ترمذی ص۲۱۰)

(۱)۔ الکفایہ ص۲۹۴ ج۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قبلے کامل جائے گا۔

رہا تمہارا معصوم غیر معصوم والی بات چلانا تو یہ بھی منکرین حدیث سے چوری کی ہوئی بات ہے وہ کہتے ہیں حدیث کے راوی معصوم نہیں ہیں، اس لئے حدیث حجت نہیں ہے تو اگر مراد رسول ﷺ کو سمجھنے میں معصوم ہونا حجت ہے، تو جن صحابہ نے بلا ذکر دلیل فتوے دیئے ان کو آپ معصوم مانتے ہیں یا نہیں؟ اور ان کے فتوے پر کیا حکم لگاتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تبصرہ

محترم قارئین! مناظرہ جہاں تک دستیاب ہوا نقل کر دیا گیا۔ امید ہے کہ آپ حضرات پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہوگی کہ دن رات تقلید کو شرک کہنے والے ایک آیت بھی تقلید کے شرک ہونے پر نہ پڑھ سکے۔ کسی حدیث نے بھی ان کے سر پر ہاتھ نہ رکھا۔ لو کان موسیٰ والی روایت پڑھی تو اس کی صحت نہ ثابت کر سکے۔ احناف کی کتب سے عبارتیں پڑھیں تو امانت و دیانت کا جنازہ نکال دیا۔ لیکن پھر بھی رئیس المناظرینؒ کے سامنے ایک نہ چلی۔ وہ لوگ جو حدیث کو صحیح ثابت نہ کر سکیں وہ متبحر فی المذھب میں داخل ہونا چاہتے تھے،

یہ منہ اور مسور کی دال

یہ مناظرہ پڑھ کر ہر منصف مزاج آدمی بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس فرقے کے پلے سوائے دجل وفریب کے کچھ بھی نہیں۔ حق تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان فریبیوں سے محفوظ رکھے۔

(آمین ثم آمین)

(محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1